عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۵ شعبان تا ۲ رمضان ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۶ دسمبر تا یکم جنوری ۹۸ | شمارہ نمبر ۳۱

جناب

اصغر علی گھرال

کے جواب میں

انفاق فی سبیل اللہ

شبِ برأت

فضائل و اہمیت

یادوں کے چراغ

ماہ مبارک کی آمد

اور

قافلۂ ختم نبوت

سے تعاون

قیمت: ۵ روپے

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت:

س..... رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

ج..... رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے جو اعمال رمضان میں سب سے افضل عمل ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے اس کے علاوہ ذکر اللہ اور استغفار کی کثرت ہونی چاہئے۔ صلوۃ التسبیح اور نماز تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادت:

س..... ماہ صیام میں دن اور رات میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

ج..... تراویح' تلاوت کلام پاک' تہجد اور صدقہ و خیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا:

س..... ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان المبارک کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دنیا میں نازل ہوتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً" بعض بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہوجاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک کے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں۔ یا شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

ج..... جہاں رمضان المبارک ہوگا وہاں سرکش شیاطین پابند سلاسل ہوں گے اور جہاں ختم ہوجائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہوجائے گی۔ اس میں اشکال کیا ہے؟

رویت ہلال

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں' عید کریں یا رویت ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں:

س..... موجودہ دور میں جس کو سائنسی فوقیت حاصل ہے رویت ہلال کمیٹی کے اعلان پر عموماً" رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید منائی جاتی ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے روزہ رکھا جائے یا نہیں' عید کی جائے یا نہیں' جبکہ صحیح احادیث میں حکم وارد ہے "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو۔" دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اعلان پر کیا روزہ رکھنا یا عید کرنا واجب ہے؟

ج..... حدیث کا مطلب تو ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرے اور چاند دیکھ کر چھوڑا کرے۔ بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ رویت کے ثبوت سے رمضان اور عید ہوگی۔ رویت ہلال کمیٹی اگر شرعی قواعد کے مطابق چاند کی رویت ہونے کے بعد اعلان کرے تو عوام کو اس کے اعلان پر روزہ یا عید کرنا ہوگی۔ باقی رویت ہلال کمیٹی اہل علم پر مشتمل ہے یہ حضرات ثبوت رویت کے مسائل ہم سے تو بہرحال زیادہ ہی جانتے ہیں اس لئے ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہئے۔

رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ:

س..... موجودہ رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ چاند کے بارے میں خصوصاً رمضان اور عیدین کے بارے میں جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشر ہوتا ہے پورے ملک پاکستان کے لئے واجب العمل ہے یا ملک کا کوئی حصہ اس سے خارج ہے اور موجودہ رویت ہلال کمیٹی کے ارکان جناب والا کے نزدیک معتبر ہیں یا نہیں؟

ج..... جہاں تک مجھے معلوم ہے رویت ہلال کا فیصلہ شرعی قواعد کے مطابق ہوتا ہے اور یہ پورے ملک کے لئے واجب العمل ہے' اور جب تک یہ کام لائق اعتماد ہاتھوں میں رہے اور وہ شرعی قواعد کے مطابق فیصلے کریں ان کے اعلان پر عمل لازم ہے۔

قمری مہینہ کے تعین میں رویت شرط ہے:

س..... مختلف مذہبی و غیرمذہبی تنظیمیں افطار و سحری کے نظام الاوقات سائنسی طریقے سے حاصل کئے ہوئے اوقات شائع کرکے ثواب کماتی ہیں۔ اسی حساب سے افطار اور سحری کرتے ہیں۔ کیا سائنسی طریقے سے نیا چاند نکلنے کے وقت کو تسلیم کرنا مذہباً" منع ہے؟ اگر نہیں تو پھر سائنسی حساب سے ہر ماہ کا آغاز کیوں نہیں کرتے؟ اگر کرتے تو پچھلے سال سعودی عرب میں ۲۸ کا عید کا چاند نہ ہوتا۔

ج..... قمری مہینے کا شروع ہونا چاند دیکھنے پر موقوف ہے' فلکیات کے فن سے اس میں اتنی مدد تو لی جاسکتی ہے کہ آج چاند ہونے کا امکان ہے یا نہیں۔ لیکن جب تک رویت کے ذریعہ چاند ہونے کا ثبوت نہ ہوجائے محض فلکیات کے حساب سے چاند ہونے کا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ مختصر یہ کہ چاند ہونے میں رویت کا اعتبار ہے۔ فلکیات کے حساب کا اعتبار بغیر رویت کے

خود

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۳۱ ۲۵ شعبان تا ۲ رمضان ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۶ دسمبر تا یکم جنوری ۱۹۹۸ء قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- شب برات..... فضائل واہمیت (مولانا حکیم محمد عمر فاروق شیخ) ۶
- معیار صداقت اور مرزا غلام احمد قادیانی (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۱۰
- جناب اصغر علی گھرال کے جواب میں...... (مولانا عبدالباقی) ۱۳
- یادوں کے چراغ........ (محمد فاروق قریشی ایڈووکیٹ) ۱۴
- انفاق فی سبیل اللہ........ (پروفیسر منزہ خانم) ۱۸
- پچاس سالہ دینی تحریکات کا جائزہ (محمد فاروق قریشی) ۱۹
- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ (مولانا قاری غلام رسول کروڑ) ۲۰
- علمائے بلوچستان کا چیف جسٹس سپریم کورٹ کے نام کھلا خط ۲۲
- ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن (عابد حسین سومرو) ۲۳
- اخبار ختم نبوت ۲۴

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وتزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON.SW9,9HZ.U.K.
PHONE: 0171 737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا	۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ	۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات	
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک	۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔۴۸۷ کراچی (پاکستان)
ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳، ابیز ریٹہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کی آمد اور قافلہ ختم نبوت سے تعاون

ماہ مبارک رمضان المبارک اپنی رحمتوں اور جلوتوں اور برکتوں کے ساتھ عالم اسلام پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ ہر طرف نیکیوں کا چرچا ہوگا' مسلمان دن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کھانا پینا اور خواہشات نفسانی کو چھوڑ کر اور رات کو تراویح اور قیام اللیل میں مشغول ہو کر تقویٰ کی زندگی گزارنے کی کوشش کریں گے۔ حدیث شریف کے مطابق اس ماہ مبارک میں کتنے خوش نصیب بندے ہوں گے جن کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائیں گے۔ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ شیاطین کو قید کر دیتے ہیں۔ جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں' جہنم کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔ افطار اور سحری کے وقت اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتے ہیں۔ اس مبارک مہینہ میں ایک رات شب قدر ہے جس میں عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ اس مہینہ کا اول حصہ رحمت' درمیانی حصہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے خلاصی کا ہے۔ اس ماہ مبارک میں جو اپنے ملازمین کے کاموں میں تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتے ہیں۔ بہرحال یہ ماہ ہر اعتبار سے مسلمانوں کے لئے بہت ہی مبارک ہے اس لئے اس ماہ میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئے کیونکہ ایک حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص ماہ مبارک کو پائے اور اس میں اپنی مغفرت نہ کرائے اس سے زیادہ بدنصیب اور بدبخت شخص کوئی نہیں ہے۔" چونکہ یہ مہینہ نیکی اور خیر خواہی کا ہے اس لئے اس ماہ میں دینی کاموں میں تعاون بہت ضروری ہے اور دینی کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہے۔ کیونکہ اس کا کام براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو قزاقوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر سا جائزہ پیش کر دیا جائے۔

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آکر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ تم اس کو مسترد کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی' وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مردار ہوا جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ ہوگئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کر کے نبوت میں اشتراک کر لیا اور مہر میں دو نمازیں معاف کر دی گئیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین اور قراء عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ۱۲۰۰ سے زائد صحابہ کرام نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا جس میں سات سو حفاظ اور قراء کرام شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے جتنے صرف ایک لڑائی میں شہید ہوئے۔ بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ ائمہ تلبیس کے مطابق ۷۲ کے قریب آج تک ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ اکثر لوگوں کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کر دیا۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی۔ پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعے ختم نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخرکار اس نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی بروزی نبی اور پھر نبی اور پھر معاذاللہ نبی سے بڑھ کر اپنے محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ علماء لدھیانہ نے ابتداء ہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے کفر کا فتویٰ جاری کیا پھر دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ صادر ہوا' لیکن انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اس بنا پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علماء کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکر و فریب اور امت کے لئے اس کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور امیر شریعت کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علماء کرام نے امیر شریعت کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کا عزم کیا کہ وہ زندگی بھر اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر دیں گے اس طرح محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ قافلہ ختم نبوت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بریک لگ گئے۔ ایک ایک گاؤں' ایک ایک قریہ' ایک ایک شہر میں قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قادیانی کی ذریت غنڈہ گردی پر اتر آئے۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثر و رسوخ رکھتے تھے وہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کر دیا گیا۔ قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قید و بند کے دروازے کھل گئے۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا نبی کہنا جرم بن گیا۔ قاتلانہ حملے معمول بن گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار جان پر کھیل گئے' لیکن عقیدہ ختم نبوت پر زد نہیں پڑنے دی۔ بہاولپور میں مقدمہ درج ہوا تو اس کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں داخلہ بند ہوا تو قادیان کے باہر

ساری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کی اور فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں دفتر کھولا' کئی دفعہ توڑا گیا' مبلغ کی پٹائی لگائی گئی' مولانا محمد حیات نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ الغرض مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے "زندگی نصف جیل میں اور نصف ریل میں گزر گئی۔" تحریک پاکستان کامیاب ہوئی' قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا' تقسیم پاکستان کی مخالفت کی' کشمیر میں مسلمانوں کی فہرست سے الگ اپنا نام درج کرایا جس کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہو سکا اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کی سرپرستی سے پاکستان کے ٹھیکیدار بن گئے۔ سر ظفر اللہ پہلا وزیر خارجہ مقرر ہوا' ربوہ کی زمین حاصل کر کے اپنا مرکز قادیان سے یہاں منتقل کر دیا' پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہو گئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علماء کرام' رضاکاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد شریف جالندھری سینکڑوں ختم نبوت کے مبلغ قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے کام جاری رکھا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ شریک سفر تھے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھنوی۔ ان علماء کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو نصرت عطا فرمائی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کو قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' مولانا محمد شریف جالندھری نے ایک ایک کی منت کی۔ آخر کار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ مرزا طاہر راتوں رات فرار ہو کر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن پہنچا' دوبارہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش شروع کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی تعاقب شروع کیا۔ مالی' گھانا میں قادیانی پہنچے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں پیچھا کیا۔ ہزاروں افراد تائب ہوئے' جنوبی افریقہ میں مقدمہ ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کے لئے وہاں پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے جمانے کی کوشش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ ادا کیا' بقول حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ "اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔"

اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت سب اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔ مسلمان ملکوں میں مغرب نے قادیانیت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جاری ہے تاکہ مسلمانوں کو ختم کیا جا سکے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعے غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنایا جا رہا ہے۔ پاکستان کے علماء کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے قادیانی اور سب لادینی قوتیں متحد ہو گئی ہیں۔ گیمبیا میں گزشتہ دنوں قادیانیوں نے شرارت کر کے اس کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ گزشتہ دنوں پیدا ہونے والے عدالتی بحران میں مرزا طاہر کے دعویٰ کے مطابق ان کا ہاتھ تھا۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہو جائیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حیثیت نعوذ باللہ ختم ہو جائے' ایسے وقت میں مسلمانوں کے اوپر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل ہو جایئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ناظم تبلیغ حضرت مولانا اللہ وسایا' ترجمان علماء حق و شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر زید مجدہم' شیخ طریقت حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن)' حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب (صدر وفاق المدارس)' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب (قائد جمعیت علماء اسلام)' حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی (صدر مجلس تعاون اسلامی) اور دیگر تمام علماء کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو جائیں۔ ہر قسم کا تعاون کریں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے متجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے' اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

جسٹس رفیق تارڑ .... صدر کے عہدہ کے لئے موزوں امیدوار

مسلم لیگ نے جناب فاروق لغاری کے استعفیٰ سے خالی ہونے والی صدارتی نشست کے لئے سابق جج ہائی کورٹ جناب رفیق تارڑ صاحب کا نام پیش کیا ہے اور توقع ہے کہ وہ ۳۱ دسمبر کو پاکستان کے صدر منتخب ہو جائیں گے۔ مسلم لیگ کی جانب سے یہ ایک اچھا انتخاب ہے کیونکہ جسٹس رفیق تارڑ صاحب کی سابقہ زندگی دیانت والی گزری ہے۔ وہ شریعت کے پابند اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے فرد ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس انتخاب پر مسلم لیگ کے زعما کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔ توقع ہے کہ جناب رفیق تارڑ صاحب صدر منتخب ہونے کے بعد ملک کو صحیح اسلامی قوانین پر چلانے کے لئے اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کریں گے اور آپ کا انتخاب پاکستان کے لئے بہت مفید ہو گا۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب اور دیگر علماء کرام دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جناب رفیق تارڑ صاحب کو کامیاب بنائے اور قوم کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

لیلۃ النصف من شعبان

شبِ براءت

فضائل و اہمیت

مولانا حکیم محمد عمر فاروق شیخ

میرے محترم بھائیو' بزرگو اور دوستو! اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ہے:

ترجمہ: "قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی' یقیناً" ہم نے بابرکت رات میں اسے اتارا' ہم ڈرانے والے ہیں' اس رات میں ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس سے حکم ہو کر' ہم ہی رسول بنا کر بھیجنے والے ہیں رب کی مہربانی سے ہے' بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔" (القرآن ۲۵ سورۃ دخان آیت ۱ تا ۶)

میرے محترم بھائیو! دوستو اور بزرگو! اس آیت مبارکہ کے بارے میں بعض مفسرین حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ رمضان شریف کی رات لیلۃ القدر کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت مبارکہ شعبان المعظم کی پندرھویں رات کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اس لئے اس آیت کریمہ سے اگر شعبان کی پندرھویں رات کو مراد لے لیا جائے تو مفسرین حضرات کی رائے کے مطابق اس کو صحیح تصور کیا جائے گا۔

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کی برکت سے اس امت پر جہاں اور بہت سے احسان فرمائے ہیں' وہیں شعبان کا مہینہ اور اس ماہ کی پندرھویں رات بھی امت محمدی کے لئے رحمت' مغفرت اور بخشش کا سیزن بنا کر بھیجی گئی ہے۔ گناہ گاروں کو رحمت کی طرف آنے کی دعوت دینا' یوں تو سارا سال ہی چلتا ہے مگر کچھ خاص اوقات اور خاص مہینے پروردگار عالم نے ہم گناہ گاروں کے لئے ریزرو کردیے ہیں تاکہ یہ گناہ گار لوگ جو میرے محبوب کے امتی ہیں' وہ سیزن کے دنوں میں اپنے تمام گناہوں سے پاک و صاف ہوجائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے ندامت کے آنسوؤں سے اس کی رحمت کے خزانے لوٹ لیں۔

چنانچہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو (پندرھویں تاریخ دن) کا اللہ رب العزت پندرھویں شب کے غروب آفتاب کے بعد آسمان دنیا کی طرف تمام رحمتوں کو متوجہ فرماکر یہ آواز دیتے ہیں "کوئی معافی چاہنے والا ہے' جو مجھ سے معافی مانگے اور میں اس کو معاف کروں' کوئی روزی چاہنے والا ہے' کوئی مصیبت زدہ ہے کہ جو مجھ سے مصیبت دور کرنے کے لئے کہے اور میں اس کی مصیبت کو دور کردوں۔ اسی طرح صبح صادق تک اللہ تعالیٰ آوازیں دیتا ہے۔" (ابن ماجہ شریف)

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ سال بھر گناہ گار مجھے پکارتے ہیں۔ آج میری رحمت گناہ گاروں کو بلا رہی ہے۔ میری رحمت گناہ گاروں کے دروازوں پر دستک دے رہی ہے۔ گناہ لے کے آؤ گے تو معاف کردیا جائے گا۔ رزق لینے آؤ گے تو دے دیا جائے گا۔ اولاد لینے آؤ گے تو دے دی جائے گی۔ جنت لینے آؤ گے تو عطا کردی جائے گی۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

پر چون مانگو گے تو ملے گا' تھوک مانگو گے تو ملے گا اور لطف کی بات یہ ہے کہ دیا تو سب کچھ مل جائے گا اور لیا کچھ بھی نہیں جائے گا۔ مفت میں رحمتیں لوٹو۔

تیرے کرم سے اے کریم کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

داتا سب کا داتا! اس رات کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے دروازے پر' صدیق رضی اللہ عنہ خدا کے دروازے پر' عمر فاروق رضی اللہ عنہ خدا کے دروازے پر' علی رضی اللہ عنہ خدا کے دروازے پر مگر افسوس صد افسوس کہ امتی کہلانے والے آتش بازی کے دروازے پر' ام المومنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس رات کی مبارک ساعتوں کا تذکرہ ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کی جس میں اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے یہ خیال کیا کہ آپ کا انتقال ہوگیا' جب میں نے یہ دیکھا تو کھڑی ہو کر حاضر خدمت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کے انگوٹھے کو ہلایا وہ ہل گیا تو میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک ہیں۔ پھر کان لگا کر میں نے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے کہ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ساتھ' تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشنودی کے ذریعے سے تیری غصہ سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیرے عذاب و قہر سے اور تیری معافی کے

ذریعے سے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں اور تو اتنی خوبیوں والا ہے کہ میں ان کو گن نہیں سکتا اور اتنی تعریفیں ہیں تیری کہ تو خود ہی ان کو جانتا ہے' تو ایسا ہے جیسے کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔" جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے یہ خیال کیا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیری حق تلفی کریں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم نہیں۔ میں نے آپ کے سجدہ کے طویل ہونے کی وجہ سے خیال کیا تھا کہ شاید آپ کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ کیا تم جانتی ہو کہ یہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس شب میں اللہ رب العزت اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے' اور معافی چاہنے والوں کو معاف کرتا ہے اور رحم چاہنے والوں پر رحمت فرماتا ہے اور بغض رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔" (بیہقی شریف)

اس حدیث پاک سے چند امور ثابت ہوئے:

○ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو طویل قیام فرمایا۔

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے معبود حقیقی کو سجدے میں راضی کیا۔

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے غضب سے پناہ مانگی۔

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی رحمت کو طلب کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس رات کو رحمت طلب کرنے والے کو رحمت دی جائے گی۔"

○ اس رات کو مغفرت طلب کرنے والوں کو بخش دیا جائے گا۔

○ کینہ رکھنے والوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی۔ اس رات خدا کے حضور رویا کرو' اس رات کو رحمت کے پانی سے گناہوں کو دھویا کرو' اس رات کو ماضی کے گناہوں سے توبہ کرو' اس رات کو رحمت خداوندی کے خزانے لوٹا کرو اور عذاب خداوندی سے چھوٹا کرو۔ گناہوں سے رہائی ملے گی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کا ڈنکا بج گیا۔ تیرے سجدوں کی گواہ زمین' تیرے سجدوں کی گواہ جبین' تیرے سجدوں کی گواہ بدر کی جگہ' تیرے سجدوں کی گواہ احد۔ لیکن قربان جاؤں سیدہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی صداقت پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدوں کی گواہ عائشہ رضی اللہ عنہا محبوب خدا نے عائشہ کو تسلی دی کہ جزو تیرا وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا' ان میں جدائی نہیں ہو سکتی۔ شب معراج میں صدیق رضی اللہ عنہ کا ڈنکا بج گیا۔ شب برات میں صدیق رضی اللہ عنہ کا ڈنکا بج گیا۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہے عطا کردے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

چھ آدمیوں کی بخشش نہیں ہوگی؟

آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک سے یہ اندازہ کرلیا ہوگا کہ یہ رات بخشش کی رات ہے اور یہ رات رحمت کی رات ہے اور یہ رات گناہوں سے نجات کی رات ہے۔ اس رات کو رحمت خداوندی خود گناہ گاروں کے دروازے کھٹکھٹا کر انہیں اپنے دروازے پر لاتی ہے' لیکن بعض بدنصیبوں کو رحمت سے نہیں نوازا جاتا' یہ ان کے مقدر کا کھیل ہے یا ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان پر غضب الٰہی اس قدر ہو چکا ہے کہ وہ رحمت خداوندی کی بہاروں کے مزے نہ لوٹ سکے۔ چنانچہ اماں عائشہ صدیقہ ارشاد فرماتی ہیں کہ "میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج کی رات شعبان کی پندرھویں رات ہے اس رات میں اللہ رب العزت قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کے شمار برابر دوزخ سے بندوں کو آزاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس رات کو مشرک کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اور نہ ہی رستہ کاٹنے والوں یعنی چوروں' لٹیروں اور ڈاکوؤں کی طرف دیکھتا اور نہ ٹخنے سے نیچے پاجامہ' شلوار' چادر لٹکانے والوں کی طرف دیکھتا ہے اور نہ ماں باپ کے نافرمان کی طرف دیکھتا ہے اور نہ شراب پینے والے کی طرف دیکھتا ہے۔" (بیہقی شریف)

آیئے ذرا ہم سب اپنے بارے میں غور کریں' سوچیں! کہیں ہمارا شمار بھی ان چھ بدنصیب قسم کے لوگوں میں تو نہیں۔ اگر نہیں تو یہ ہماری خوش نصیبی ہے' ورنہ بہت ہی بڑی نقصان دہ اور بدبختی کی بات ہے اللہ بچائے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے کہ
"اس رات بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام"
(۲۵ سورۃ الدخان آیت ۴)

اس آیت مبارکہ کی رو سے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ سال بھر کے لئے انسانوں بلکہ تمام مخلوقات کی زندگی اور موت' تندرستی اور بیماری' خوشحالی و تنگدستی کا مکمل بجٹ بنالو اور پھر سال بھر اس کی مطابق امور کائنات انجام دو لہٰذا بعد ازاں جتنے بھی کام سال بھر میں ہوتے ہیں وہ خداوند کریم کے اسی حکم کی تعمیل میں انجام پاتے ہیں ہر سال شعبان المعظم کی پندرہ تاریخ کی رات ہی دراصل شب برات کہلاتی ہے' اس پندرہ شعبان کی شب کی دوسری فضیلت یہ ہے کہ اس رات اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر اپنی رحمت کی پوری وسعت سے آسمان

دنیا پر نزول فرماتے ہیں کہ آؤ میری رحمت اور شفقت کو لوٹ لو' آج تم معافی مانگو میں معاف کروں گا' تم رزق کی فراخی مانگو میں ظاہری و باطنی رزق میں فراخی کروں گا' کیونکہ میری رحمت نے میرے جلال پر غلبہ پالیا ہے' اس شب بندوں کو جاگ کر نوافل پڑھنے چاہئیں' قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے اور کثرت سے اپنے ماضی کے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور آئندہ کے لئے نیک زندگی گزارنے کی توفیق بھی مانگنی چاہئے۔ اکثر لوگ صبح کو روزہ بھی رکھتے ہیں یہ بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے' شب بیداری کے بعد روزہ رکھنا یہ اللہ والوں کا وطیرہ ہے' کیونکہ روزے سے انسانی نفس کو اللہ کی راہ میں سدھارنے کی راہ ہموار ہوجاتی ہے' ویسے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ شعبان میں کثرت سے نفلی روزے رکھتے تھے۔ متفق علیہ احادیث میں موجود ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ اس ماہ شعبان میں مسلسل نفلی روزے رکھتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورے مہینے روزے ہی رکھے جائیں گے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند روز کے لئے یہ تسلسل توڑ بھی دیتے تھے اسی وجہ سے اس ماہ شعبان کے روزوں کی حیثیت نفلی ہی رہی' ورنہ بعض صحابہ کرامؓ آپ کی بہت حد تک تقلید کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کی سہولت درکار تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آئندہ ماہ رمضان المبارک کے فرض روزوں کا تربیتی ماہ عملی طور پر ثابت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شب میں قبرستان جانا اور اپنے مرے ہوئے عزیزوں کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرنا ثابت ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید و اطاعت میں اس مغفرت کی شب میں قبرستانوں میں جاکر اپنے رشتہ داروں کی مغفرت کے لئے قرآن خوانی کرنی چاہئے اور اس شب میں پوشیدہ راز کو ہمیں یوں پالینا چاہئے کہ ہر آئندہ شب برات تک اپنی زندگی اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزاریں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھیں تاکہ ہماری زندگی میں توازن ہو ہمیں چاہئے کہ اس شب میں آتش بازی' فضول خرچی سے پرہیز کریں کیونکہ ایسے اسراف کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے ہمیں اپنے بچوں کو بھی خاص طور پر اس رات کو پوشیدہ حکمتوں سے آگاہ کرنا چاہئے تاکہ وہ آئندہ بہترین مسلمان ثابت ہوں' اس رات کثرت سے استغفار اور کلمہ طیبہ کا ورد کرنا چاہئے' اسی رات محکم احکام اتارے جاتے ہیں' یہ توبہ اور عبادت کے قبولیت کی رات ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس شب کی روحانی برکتوں سے نوازے اور ہماری مغفرت فرمائے (آمین ثم آمین)

شب برات میں امت کا عمل

حضرات گرامی! آپ نے شعبان المعظم کے فضائل اور مناقب کو بھی پڑھ لیا اور یہ بھی آپ سن چکے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے' کیونکہ اس ماہ کی پندرھویں شب کو بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ اس لئے اس رات کو شب بیداری اور دن میں روزے کا عمل مسنون ہے مگر برا ہوا پیٹ کے پجاریوں کا جس طرح ان کی دست برد سے سنت کا گلشن محفوظ نہیں رہا' بعینہٖ اسی طرح شعبان کی سنتیں بھی ان کی ہوس اور خواہش زر کی نذر ہوگئیں۔ شب برات میں امت کا عمل وہی ہونا چاہئے تھا جو اس کے محبوب پیغمبر کی سنت کے مطابق ہوتا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں نے اور نام نہاد عشاق نے اس مبارک رات کو عبادت کرنے کی بجائے یا تو محض حلوے کھانے کے لئے مختص کرلیا ہے (حلوہ) چونکہ معدہ کے لئے ثقیل ہوتا ہے اس کے لئے شیطان منصوبے کے تحت لوگوں کو حلوہ کھلا کر نہ صرف اس رات میں عبادت کرنے سے غافل رکھتا ہے بلکہ حلوہ کھانے کی وجہ سے نیند بھی آتی ہے تو شیطان جلدی سے سلا بھی دیتا ہے اور اگر انسان جاگتا بھی رہا تو غفلت تو رہے گی ہی رہے گی۔ اللہ کے بندو! حلوے کھانے کے لئے اور دن اور راتیں بہت ہیں اسی رات کو حلوے کھانا کھلانا کوئی ضروری نہیں اور .... بعض لوگ سنت سمجھتے ہیں' یہ بھی غلط ہے' بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوا تھا تو انہوں نے حلوہ کھایا تھا اس لئے اس رات میں حلوہ کھانا سنت ہے۔ یہ بھی ایک شیطانی چکمہ ہے' کتنی عجیب بات ہے کہ دانت تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شہید ہوا اور حلوہ کھا جائیں امتی؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تکلیف پہنچے اور امتی خوشی خوشی حلوے کھائے؟ اور پھر شعبان کی پندرھویں رات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت ٹوٹنے کی کہانی ثابت ہی نہیں یہ تو محض اس رات کو حلوے کھانے والے پیٹ پرست اور حلوہ خور لوگوں کی گھڑی ہوئی کہانی ہے کیونکہ دانت ٹوٹنے کا واقعہ پندرہ شعبان (شب برات) کو پیش ہی نہیں آیا۔ یا پھر آتش بازی کے لئے' اور آتش بازی کرنا اس قدر ضروری قرار دیا کہ کوئی گھر اور کوئی محلہ اور شہر اس بری اور انتہائی خطرناک ہندوانہ رسم بد سے خالی نہیں ہے۔ بچے' بوڑھے' جوان' پڑھے لکھے اور ان پڑھ سب کا

یہی شغل ہے کہ زیادہ سے زیادہ آتش بازی پر روپیہ خرچ کیا جائے' کہیں آپ کے بچے اس رسم سے پیچھے نہ رہ جائیں' کوئی یہ نہ کہہ دے کہ چوہدری صاحب کے بچے تو شب برات کی مسرتوں میں شریک ہی نہیں ہوئے۔ آخر ناک بھی تو رکھنی ہے۔ سیٹھ صاحب ہیں تو' مولانا صاحب ہیں تو' تاجر ہیں تو' پیر صاحب و سید صاحب ہیں تو' امیر ہے تو' غریب ہے تو' ہر آدمی کے لئے گویا آتش بازی ضروری ہے۔ آپ نے کبھی غور کیا کہ اس آتش بازی میں پوری قوم کیوں مصروف ہوگئی ہے؟ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی عیاں ہوتی ہے۔ آسمان سے خدا کی رحمت تو زمین کی طرف آتی ہے تاکہ اپنے بندوں کے گناہ معاف کرکے انہیں برگزیدہ بنادیا جائے' مگر بندے ہیں کہ آگ کے شعلے آسمان کی طرف چھوڑ رہے ہیں تاکہ رحمت خداوندی متوجہ نہ ہوسکے اور لوگوں پر گناہوں کا بوجھ جوں کا توں رہے۔ آگ ویسے بھی شیطان کا مادہ خلقت ہے' اس لئے شیطان ملعون بھی اپنی پوری قوت صرف کرکے انسان کو اپنے مادہ خلقت کی بلندی کے کام پر لگا دیتا ہے' گویا کہ اس ملعون نے حضرت انسان سے اس طرح بدلہ لیا کہ اپنے تخلیقی نشان کو انسان کے ہاتھوں سے بلند کرایا' کیونکہ شیطان ملعون اپنے مقاصد میں کامیاب ہونا چاہتا تھا اور وہ اس طرح ہوچکا اب آپ خود ہی اندازہ کرلیجئے کہ شیطان نے عظمت آدم کا بدلہ چکانے کے لئے کس طرح اولاد آدم کی مت ماری اور انسان کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا' گویا کہ شاعر انقلاب مولانا الطاف حسین حالی نے صحیح فرمایا۔

کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

ذرا سوچیں' غور کریں' توجہ دیں! فکر کریں اے مسلمان قوم! آپ جو رقم آتش بازی پر خرچ کرتے ہیں کاش یہ لاکھوں روپے مظلوک الحال اور نادار بیواؤں اور یتیموں کے کام آتی؟ اس سے دینی اور فلاحی ادارے بنتے اس سے سماجی برائیوں کو جنم دینے والی تحریکوں کا مقابلہ کیا جاتا' یہ رقم ملک وملت کے کام آتی۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس ضیاع جاتا رہا

کتنے گھر ہیں جو آتش بازی کی نذر ہوچکے ہیں' کتنے جنتے بستے گھرانے آتش بازی سے ویران ہوچکے ہیں' کتنے سہاگ اس آتش بازی سے لٹ چکے ہیں۔ کتنی فلک بوس عمارتیں پیوند نذر ہیں' کتنے بچے آتش بازی کی زد میں آکر تباہ و برباد ہوچکے ہیں' آتش بازی سے ملک کا نقصان ہے اور ان سب سے بڑھ کر دین کا نقصان ہے۔ یہی رسومات ہیں جن سے خدا کے غضب میں اضافہ ہوتا ہے' کوئی ہے رجل رشید جو آتش بازی کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے میدان عمل میں آئے اور اجتماعی طاقت سے ان ناقابل برداشت رسم بد کا قلع قمع کرے؟ خطیب قوم' واعظ لیڈر' اخبارات' رسائل و جرائد اس مسئلہ میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں اور ہم میں سے ہر ہر آدمی اپنے آپ اور اپنے بچوں پر کنٹرول کرے کہ وہ شیطان کے چکر میں نہ آئیں تو دنیا اور پورے عالم اسلام میں انقلاب برپا ہوسکتا ہے' مگر ایسا کون کرے؟ یہ کام کوئی اتنا مشکل نہیں ہے جتنا کہ ہم نے سمجھا ہوا ہے گو ہر انسان آج اپنے اندر یہ احساس پیدا کرلے کہ اس طرح ہمارا روپیہ ضائع اور فضول خرچ ہوجاتا ہے' اس سے ہمارا اپنا اور ہمارے بچوں' ہمارے گھر اور ہمارے ملک کا نقصان ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم خود ہی باوجود مسلمان ہونے کے اپنے دین اسلام کے نقصان عظیم کا باعث بنتے ہیں یہ احساس ہم پیدا کرلیں' اپنے کئے ہوئے کردار پر نادم اور صدق دل سے شرمندہ ہوں تو ایک زبردست دینی فضا قائم ہوسکتی ہے اور ہمارے گزشتہ کردار سے اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم اور مہربانیوں سے درگذر کرسکتے ہیں دعا ہے کہ پروردگار عالم پوری امت مسلمہ کو تمام منکرات سے بچنے اور ان سے دور رہنے اور اس عظیم رات میں قوم کو شب بیداری کے تمام انوارات سے بہرہ ور ہونے اور اس عظیم الشان رات کی تمام تر فضیلتوں اور مہربانیوں سے لطف اندوز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

○

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کیسے بتاؤں نعت موثر
پاؤں کہاں الفاظ معطر
آپ کی رحمت خوشبو بن کر
پھیلی قریہ قریہ گھر گھر
ہے تو چٹائی آپ کا بستر
پاؤں تلے ہے تاج سکندر
سب ہی پڑے ہیں آپ کے در پر
ادنیٰ' اعلیٰ' شاہ و قلندر
آپ کی عظمت کے قائل ہیں
جنگل' صحراء' کوہ و سمندر
آپ خدا کے فضل و کرم سے
عالم' شارح' ہادی' رہبر
احمد' ماحی' حاشر' عاقب
اور نہیں ہے کوئی پیمبر
آپ تو وہ محبوب خدا ہیں
ختم نبوت ہوگئی جن پر
قول عمل میں یکرنگی ہے
جیسے اندر ویسے باہر

از عبدالحق تمنا' گلشن اقبال کراچی

معیارِ صداقت اور غلام احمد قادیانی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب بالخصوص اربعین ۳-۴ میں آیت ولو تقول کو صدق و کذب کا پیمانہ قرار دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"خدا کی ساری کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے اس کو وہ عمر نہیں ملتی جو صادق کو مل سکتی ہے۔ تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کو وحی پانے کے لئے تیئیس برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔" (ضمیمہ اربعین ص ۳-۴' ج-۱)

(۲) مرزا صاحب یہ بھی تصریح فرماتے ہیں کہ مفتری سے وہ شخص مراد ہے جو نبوت و رسالت کا جھوٹا دعویٰ کرے اور وحی نبوت کا مدعی ہو۔

"خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا' یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا' یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے' جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور تیس برس تک ہلاک نہ ہوئے' تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے' اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے' جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے پیش کرنے چاہئیں' کیونکہ ہماری تمام بحث نبی نبوت میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے۔

غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہئے کہ کونسا کلام الٰہی اس شخص نے پیش کیا ہے۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو تیئیس برس تک کلام الٰہی اس پر نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے...... جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت ولو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور باطن میں اسلام سے منکر ہیں۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۳-۴' ص ۱۱)

"یہ آیت رسولوں اور نبیوں اور ماموریں کی نسبت ہے جو کروڑہا انسانوں کو اپنی طرف دعوت دیتے ہیں' اور جن کے افتراء سے دنیا تباہ ہوتی ہے' لیکن ایسا شخص جو اپنے تئیں مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرکے قوم کو مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت و رسالت کا مدعی بنتا ہے اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے خواب آئی ہے اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست ہی میں مرجاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر افتراء کیا تو میں تجھے ہلاک کردوں گا۔ بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کے قابل التفات نہیں۔ کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا۔" (اربعین نمبر ۳' ص ۲۴)

(۳) مرزا صاحب اس آیت کے مقرر کردہ پیمانہ پر پورا اترنے کے لئے اپنے لئے نہ صرف وحی نبوت کو بلکہ وحی شریعت کا بھی اقرار کرتے ہیں:

"اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری' اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی' ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا ہے' وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میرے وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔" (اربعین نمبر ۴' ص ۶)

(۴) لاہوری دوستوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب نبی نہیں تھے' نہ ان کا دعویٰ نبوت ثابت ہے؟ اندریں صورت مرزا صاحب کا اس آیت کو بطور معیار صداقت کے پیش کرتا ہے کہ:

"یہ تو وہی مثال ہے۔ مثلاً" ایک دکاندار کہے کہ اگر میں اپنے دکان کے کاروبار میں کچھ خیانت کروں یا ردی چیزیں دوں یا جھوٹ بولوں' یا کم وزن کروں۔ تو اسی وقت میرے پر بجلی

پڑے گی۔ اس لئے تم لوگ میرے بارے میں بالکل مطمئن رہو' اور کچھ شک نہ کرو' کہ کبھی کوئی ردی چیز دوں گا یا کم وزنی کروں گا' یا جھوٹ بولوں گا بلکہ آنکھ بند کرکے میری دکان سے سودا لیا کرو اور کچھ تفتیش نہ کرو' تو کیا اس بیہودہ قول سے لوگ تسلی پاجائیں گے۔ اور اس کے اس لغو قول کو اس کی راست بازی پر ایک دلیل سمجھ لیں گے؟ ہرگز نہیں! معاذاللہ ایسا قول اس شخص کی راست بازی کی ہرگز دلیل نہیں ہوسکتی' بلکہ ایک رنگ میں خلق خدا کو دھوکا دینا اور انکو غافل کرنا ہے۔" (اربعین نمبر۴' ص ۲)

"کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے..... جب تک ایسا ثبوت نہ ہو' تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا۔ ان شریر لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے۔ اور باطن سے اسلام کے منکر ہیں۔" (تتمہ اربعین نمبر۳۔۴' ص ۱۱' ۱۲)

(۵) اور جناب مرزا محمود احمد صاحب' خلف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ تحقیق ہے اور یہی جماعت ربوہ کا عقیدہ ہے کہ:

"نبوت کا مسئلہ آپ (مرزا صاحب) پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء میں کھلا ہے۔" (حقیقتہ النبوۃ ص ۱۲۱)

اور ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کی اور تعریف کرتے اور بعد میں آپ نے جب اللہ تعالیٰ کی متواتر وحی پر غور فرمایا۔ اور قرآن حکیم کو دیکھا تو اس سے نبی کی اور تعریف معلوم ہوئی۔

چونکہ جو تعریف نبی کی آپ پہلے خیال فرماتے تھے اس کے مطابق نبی نہ بنتے تھے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ سب شرائط نبوت آپ میں پائی جاتی تھیں آپ اپنے آپ کو نبی کہنے سے پرہیز کرتے تھے۔ (حقیقتہ النبوۃ ص ۱۲۲)

(۶) خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب نے صاف صاف دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء میں کیا اور چھ سات سال بعد ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ جس سے مرزا صاحب کا یہ قول ان کی حد تک حرف بحرف صادق آیا کہ:

"خدا کی ساری کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری جلد ہلاک ہوجاتا ہے۔ اس کو وہ عمر نہیں ملتی جو صادق کو مل سکتی ہے' تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے' اس کو وحی پانے کے لئے تیئس برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔" (ضمیمہ اربعین ص ۳۔۴' ص ۱۱)

(۷) اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو باوجود ان کے مفتری ثابت ہونے کے مجدد یا نبی مانتا ہے تو؟

"ہزاروں لعنتیں خدا کی اور فرشتوں کی اور خدا کے پاک بندوں کی اس شخص پر ہیں۔ جو اس پاک پیمانہ میں کسی خبیث مفتری کو شریک سمجھتا ہے۔" (ضمیمہ اربعین نمبر۳۔۴' ص ۱۱)

"یہ قول ایسا ہے کہ کوئی مومن اس کو برداشت نہیں کرے گا' مگر وہی جس کے دل پر خدا کی لعنت ہو' کیا خدا کا کلام جھوٹا ہے۔" (اربعین نمبر۳' ص ۲۶)

"اور یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ قرآن کے دلائل کی تکذیب قرآن کی تکذیب ہے اور اگر قرآن کی ایک دلیل کو رد کردیا جائے تو امان اٹھ جائے گا اور اس سے لازم آئے گا کہ قرآن کے تمام دلائل جو توحید اور رسالت کے اثبات ہیں۔ سب کے سب باطل اور ہیچ ہیں۔" (اربعین نمبر۳' ص ۶)

شمع رسالت کے پروانو! تم کہاں ہو؟

کمپٹ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن' ڈاکٹر نیک محمد)

اے مسلمانو! ذرا سوچو کہ موت عنقریب آنے والی ہے' محشر کا میدان ہوگا کیا ہم ساقی کوثر' نور ہدایت' رحمت للعالمین' امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھا سکیں گے؟ قادیانی بدترین کافر اور واجب القتل ہیں اور ان کا ملعون مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کذاب دجال اور فریبی تھا۔ پھر بھی وہ ان کی تبلیغ کرنے میں کوشاں ہیں' ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کو دجل اور فریب سے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مسیلمہ کذاب نے کھل کر نبوت کا دعویٰ کیا' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کا اعلان کیا' جب جماعت بنی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ہدایت دی کہ اگر تمہارے سامنے اس جماعت کا جو بھی آئے چھوٹا بڑا اسے کاٹ کر رکھ دو' یہ تھا ہماری مسلمان حکومت کا اعلان۔ یہ اتنا بڑا سنگین مسئلہ ہے' اس مسلم حکومت کا صرف یہ کام ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے' اور شعائر اسلام کے استعمال کی اجازت نہیں دی ہے۔ لیکن ان پر عمل کون کرائے؟ حکومت نے صرف اپنے اوپر اتنا ہی فرض سمجھا تھا۔ ہم حکومت سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ جو قانون خود منظور کئے ہیں ان پر عمل کریں' تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے منہ دکھانے کے قابل ہوسکیں۔ (آمین)

آخر میں ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جس بھی مسلمان فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ آئیں مل جل کر ختم نبوت کے شاہی تاج کا تحفظ کریں اور فتنہ قادیانیت سے مسلمانوں کو آگاہ کریں تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانے کے قابل ہوسکیں جس طرح خطیب لاثانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "تم تحفظ ختم نبوت کا کام کرو نانا پاک سے جنت میں لے کر دوں گا۔"

مولانا عبدالباقی' چیچہ وطنی

جناب اصغر علی گھرال کے جواب میں

علماء سے نفرت اور مرزائیت سے اتنا پیار کیوں؟

ہم ہی ہیں دین و دیس کے راکھے
ہم نے دین و دیس کی راکھی کی قسم کھائی ہے

علماء حق کی مخالف قوتوں کا روزبروز یہی واویلا ہے کہ مولوی اپنے آپ کو دین کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔ یہ بالکل حقیقت ہے کہ علماء حق ہی دین کے ٹھیکیدار ہیں' کیونکہ عالم کا لقب صرف اور صرف اس کا ملتا ہے جس میں عالمانہ صفات بدرجہ اتم موجود ہوں گی۔ وہ صفات کیا ہیں؟ قرآن و حدیث و دیگر علوم جو قرآن و حدیث کے فہم کے لئے معارف ہوں ان کا مکمل حصول' جو آدمی ان میں سے کسی بھی علم کے قریب تک نہیں گیا یعنی اس کو دور کا واسطہ بھی نہیں۔ عرف اور اصطلاح میں اس کو غیر عالم کہا جائے گا۔ لہٰذا جس عالم کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دین پر مکمل عبور ہے وہ اس علم کی روشنی میں ہر دین دوست و دین دشمن عنصر سے بخوبی واقف ہوگا۔ مثل مشہور ہے "جس کا کام' اسی کو ساجھے" لہٰذا جب بھی جس بھی' زمانہ میں' کرہ ارض کے کسی بھی خطہ میں کسی باطل قوت نے سر اٹھایا تو کبھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ میں کبھی عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی محدث اعظم محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں کبھی مولانا خان محمد مدظلہ (موجودہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی شکل میں' اس باطل قوت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا' اب جو عنصر عالم کا متضاد ہے خواہ کسی طاغوتی قوت کا زر خرید غلام ہو' جاگیردار ہو سرمایہ دار ہو یا حکمران طبقہ ہو اپنی جہالت کی بناء پر اس علم والی بات کو اجنبیت کی نگاہ سے دیکھے گا۔

جس کی زندہ مثال برصغیر میں انگریز کا خود کاشتہ قادیانیت کا پودا ہے' جس کا مقصد مسلمان معاشرہ سے روح اسلامی کا خاتمہ تھا' اب چونکہ یہ فتنہ قرآن و حدیث کے انکار سے متصادم تھا اس لئے علماء حق نے اپنی علمی روشنی کے مدنظر اس کے خلاف اعلان جہاد کردیا۔ اب علماء کا متضاد طبقہ جو کہ اس علم کی روشنی سے ناواقف تھا یعنی عوام الناس اور حکومت دونوں طبقوں میں اس علماء کے مشن کی خوب مخالفت ہوئی۔ حتیٰ کہ علماء کی بات جن خوش نصیبوں کی سمجھ میں آگئی انہوں نے جانوں کے نذرانے پیش کئے' بہنوں کے سہاگ اجاڑے' عزتیں لٹوائیں اور اپنے مقدس خون سے پاک وطن کی دھرتی پر نقوش رقم کئے کہ ختم نبوت کے تحفظ سے بڑھ کر کوئی مقدس فریضہ نہیں' اور یہ ثابت کردیا کہ "یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی" الحمدللہ

انجام کار اس کرہ ارض پر سات ستمبر ۱۹۷۴ء کی شب گئے رات ایک دین کے مکمل عالم باعمل بوریا نشین' چٹائیوں پر بیٹھ کر قال اللہ وقال الرسول اللہ کا درس دینے والے جس کو دنیا مفتی محمود کے نام سے جانتی ہے وقت کے حکمران ذوالفقار علی بھٹو سے زبردست تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں جس کی قیادت محدث وقت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ قومی اسمبلی میں قرآن و حدیث کی روشنی میں آئین پاکستان میں درج کرایا کہ مولوی کی بات ہی صحیح ہے یعنی انگریز کا خود کاشتہ قادیانیت کا پودا خواہ وہ جس بھی روپ میں (لاہوری یا قادیانی) ہو دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اب مولوی کی بات جو سو فیصد قرآن و حدیث کی روشنی میں بات کرتا تھا آئین پاکستان کا حصہ بن گئی۔ علم جیت گیا اور جہالت ہار گئی۔ یہ سب کچھ ہوچکنے کے باوجود مرزائی نواز عنصر اس وقت سے تاہنوز مرزائیت نوازی کے مختلف روپ اختیار کرکے دین دشمنی کا ثبوت دے رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک اخبار میں اصغر علی گھرال نے گپ شپ کے کالم میں "حضرت کون سا نظریہ پاکستان" کے عنوان سے حقائق سے ناواقفیت یا تجاہل عارفانہ کی بناء پر روایتی مظاہرہ کیا۔ اس ناپاک جسارت پر جتنا بھی نفرت کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ موصوف کی تحریر کا جواب اگر بالتفصیل دیا جائے تو پوری قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرکے اندر کا نجس باہر لایا جاسکتا ہے' لیکن موقعہ کی مناسبت سے اختصار پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ "شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات"

موصوف کی تحریر کے اعتراضات کے چند تراشے یہ ہیں:

○ دینی جماعتوں کے مقتدر رہنما کون سے

قادیانی ججوں اور کون سے نظریہ پاکستان اور آئین کی بات کرتے ہیں۔

○ آئین میں تمام شہریوں کے حقوق مساوی ہیں عقیدہ کی قطعی پابندی نہیں۔

○ سر ظفر اللہ خان اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا' لیکن ملک کے تنگ نظر مولویوں سے انہیں ملامتوں کے سوا کچھ نہیں ملا' کتنے افسوس کی بات ہے۔

○ دینی جماعتوں کے پیش رو تحریک پاکستان کے مخالف تھے' جبکہ دینی جماعتوں کے معیوب و مقہور قادیانی تحریک پاکستان میں پیش پیش تھے۔

○ کیا دین کے نام پر یہاں ہر جرم مباح ہے؟

قارئین حضرات کو جناب گھرال ان کی حب مرزائیت پر مبنی تحریروں کو پڑھ کر بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ موصوف نے حقائق سے کتنی چشم پوشی کی۔ ترتیب وار جواب حاضر خدمت ہیں اگر ضرورت محسوس فرمائیں تو حوالہ جات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اخبار میں طباعت سے اجتناب کرتے ہوئے حوالہ جات نہیں لکھے جارہے کہ ویسے تو تمام تحریریں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو تقریباً" زبانی یاد ہیں۔

کون سے قادیانی جج: جناب گھرال وہ قادیانی جج جن کے نبی کی تحریروں کی بناء پر اگر آپ مرزائی نہیں تو آپ کنجریوں کی اولاد اور خنزیر سے بدتر ہیں۔ وہ قادیانی جج جن کے جھوٹے نبی کی تحریروں کی بناء پر ان کے عقیدہ میں جہاد حرام ہے۔ وہ قادیانی جج جن کا جھوٹا نبی اپنے متعلق لکھتا ہے کہ نہ میں آدم زاد ہوں جس کا ترجمہ ہے کہ "میں بندے دا پتر ای نہیں" تو اس کے امتی یہ جج کیا ہوئے؟ گھرال صاحب بتائیں گے۔

یہ ہے ان ججوں کا تعارف جن کے بارے میں آپ نے پوچھا کون سے قادیانی جج؟

آیئے ان جج صاحبان کا نظریہ پاکستان آپ کی خدمت میں پیش کروں' جناب گھرال صاحب قادیانیت سے بڑھ کر نظریہ پاکستان کی مخالف کوئی جماعت نہیں کیونکہ قادیانیوں کا نظریہ یہ ہے کہ انجام کار پاکستان دوبارہ بھارت میں شامل ہوجائے گا اور ہم تو یہاں ربوہ میں اپنے مردے بطور امانت دفن کرتے ہیں۔ یہ اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں جو جماعت انجام کار پاکستان کو بھارت میں شامل کرنے کے نظریہ کی حامل ہے اس نے نظریہ پاکستان کو کب تسلیم کیا؟ آیا اس نظریہ کے تحت یہ قادیانی جج نظریہ پاکستان کے موافق ہیں یا مخالف؟ گھرال صاحب جواب دیں۔

اور اب آیئے آئین کی طرف کہ "آئین میں تمام شہریوں کے حقوق مساوی ہیں عقیدہ کی قطعی طور کوئی پابندی نہیں۔" تو عرض ہے کہ جو آدمی قادیانی عقائد سے واقف ہے وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ قادیانیوں کو چھوڑ کر دنیا بھر کی تمام غیر مسلم قومیں ہندو' سکھ' عیسائی' پارسی' یہودی وغیرہ مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں' مسلمان مانتے اور مسلمان کہتے ہیں۔ یہ صرف مرزائی غیر مسلم ہی ہیں جو ایک ارب سے زیادہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور صرف خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ۲۶۰ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے جس کو یہ تسلیم نہیں کرتے۔ جس کا زندہ ثبوت یہ ہے کہ کسی قادیانی ملازم یا کسی چھوٹے یا بڑے جج کا پاکستان میں کسی بھی انتخابی فہرست میں ووٹ درج نہیں۔ کیونکہ ان کا ووٹ آئین کی رو سے غیر مسلم ووٹروں کی فہرست میں درج ہو سکتا ہے اس لئے وہ اپنا ووٹ نہیں بنواتے۔ اور آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کی کھلم کھلا دھجیاں بکھیرتے ہیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے۔ چیف جسٹس صاحبان پتہ کروالیں جن قادیانیوں کو ہائی کورٹ کا جج بنانا چاہتے ہیں کیا ان کا ووٹ غیر مسلم ووٹروں کی لسٹ میں درج ہے؟ پاکستان کے کسی بھی انتخابی حلقہ میں ہی کیوں نہ ہو' اگر نہیں اور یقیناً" نہیں تو پھر چیف جسٹس صاحبان' اس بات پر غور فرمائیں کہ جو لوگ آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کو تسلیم ہی نہیں کرتے وہ اعلیٰ عدالتوں کے جج بننے کی صورت میں کون سے آئین کا حلف اٹھائیں گے؟ چیف جسٹس صاحبان ان قادیانی امیدواروں سے جن کو وہ عدالت کا جج بنانا چاہتے ہیں خود بالمشافہ پوچھ لیں کیا وہ آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کی رو سے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں؟ ساری حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔

علاوہ ازیں جناب گھرال نے علماء کو تحریک پاکستان کے مخالف قرار دیا عرض ہے کہ مغربی پاکستان مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اور مشرقی پاکستان کا جھنڈا مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے لہرایا۔ آپ سے سوال ہے کبھی مخالفوں سے بھی جھنڈے لہروائے جاتے ہیں؟ قائد اعظم نے کئی دفعہ اپنی تقریروں میں برملا کہا اگر علماء میرا ساتھ نہ دیتے تو میری تحریک کامیاب نہ ہوتی۔ اس کے برعکس آپ نے قادیانیوں کو قائد اعظم کا ہر اول دستہ کہا ہے اور سر ظفر اللہ اور عبدالسلام کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو متعارف کرایا۔

وہ سر ظفر اللہ جس کے بارے میں دنیا گواہ ہے جس نے قائد اعظم کی نماز جنازہ اس بناء پر پڑھنے سے انکار کردیا تھا کہ میں مسلمان ہوں اور قائد اعظم کافر یا قائد اعظم مسلمان ہے اور میں کافر۔

اور وہ ڈاکٹر عبدالسلام کہ جس وقت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو عبدالسلام صدر پاکستان کا سائنسی مشیر تھا یہ

باقی صفحہ ۱۷ پر

محمد فاروق قریشی (ایڈووکیٹ)

یادوں کے چراغ

ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید مفتی عبدالسمیع شہید اور ندیم اقبال اعوان شہید

موت زندگی کی سب سے بڑی حقیقت ہے‘ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بقول اگر کسی انسان کی زندگی کو دوام ہوتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ایسی تھی کہ وہ اس سے مستثنیٰ ہوتے۔ لیکن قانون قدرت ہے‘ کہ جو پیدا ہوتا ہے اسے مرنا بھی ہے۔

ظاہری بات ہے کہ جب رحمت للعالمین‘ وجہ کائنات موجودات کی زندگی کو دوام نہیں۔ تو عام انسانوں کی زندگی کے بارے میں زیادہ امید ہونا عقل و دانش کے منافی ہے۔ لیکن اس حقیقت ثابتہ کے باوصف بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی موت کا یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا اور کچھ لوگ تو اس انداز سے بچھڑتے ہیں کہ ایک عالم سوگوار ہوتا ہے‘ سانحہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شہداء کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

علامہ حبیب اللہ مختار اور مفتی عبدالسمیع ایسی جامع الصفات شخصیات تھیں کہ ہر شخص ان پر دل و جان سے واری ہوتا تھا۔ اور ان کا رخصت منظر ایسا دل خراش تھا کہ ہر شخص نے اس المیہ کو اپنی ذات میں محسوس کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ماہ ہو چلا ہے‘ لیکن قوم ابھی تک ان کی جدائی کے کربناک المیہ کو فراموش نہیں کر سکی‘ امر واقعہ یہی ہے کہ یہ لوگ فراموش کرنے کی چیز بھی نہیں ہیں‘ مولانا حبیب اللہ مختار سے راقم کا تعارف ۷۲ء-۱۹۷۱ء میں اس وقت ہوا تھا کہ جب وہ جامعہ کے استاد اور جامعہ کراچی میں ایم اے کے طالب علم تھے۔

جمعیت طلباء اسلام کراچی کے صدر کی حیثیت سے اکثر و بیشتر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن جانا ہوتا تھا‘ محدث العصر حضرت مولانا علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حیات تھے اور ان کی شخصیت کا سحر ایسا تھا کہ ان کے قریب جانے کی ہمت نہیں ہوتی تھی‘ ویسے بھی ان کے دور میں طلباء کو غیر نصابی سرگرمیوں کی قطعاً" اجازت نہ تھی۔ اس لئے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے محض سلام و دعا تک معاملہ رکھا‘ اور جامعہ میں جن اساتذہ نے جمعیت طلباء اسلام کے لئے سرپرستی اور تعاون کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ان میں مفتی احمد الرحمٰن‘ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار‘ سید مصباح اللہ شاہ اور مولانا بدیع الزماں شامل تھے‘ ان حضرات کا وجود مجھ پر ایسے بے بضاعت اور تہی دست و بے پایاں طالب علم کے لئے بہت بڑا سہارا اور حوصلے کا باعث تھا۔

حضرت مولانا حبیب اللہ مختار نے جامعہ کراچی پاکستان سے ڈاکٹریٹ کیا وہ انتہائی علمی ذوق کے حامل تھے‘ قدیم و جدید عربی پر عبور حاصل تھا اس لئے عربی کی معرکۃ الآرا کتب کا انتہائی سہل ترجمہ کرنے کی قدرت فراواں رکھتے تھے۔ جامعہ کے تخصص کے طلباء کو پڑھاتے اور اپنی علمی سرگرمیوں میں مگن رہتے تھے۔ ان کی طبیعت عوامی نہیں تھی بہت کم آمیز تھے‘ لیکن جن سے تعلق تھا ان کو ہمیشہ اپنے دل کے قریب رکھا۔ اور بیگانگی کا احساس نہیں ہونے دیتے تھے۔ دور سے دیکھتے ہی چہرے پر مسکراہٹ کھلنے لگتی کہ آنے والا یوں محسوس کرتا کہ گویا مولانا اس کے لئے ایک عرصہ سے منتظر ہیں۔

تقریباً" پچاس کتابیں ان کی عرق ریزی کا شاہکار ہیں‘ اور اہل علم سے داد پا چکی ہیں اگرچہ تحقیق و تصنیف اور ترجمہ ان کے میلان طبع کے خاص میدان تھے‘ لیکن حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد جامعہ کے اہتمام کی ذمہ داری ان کے سپرد کی گئی۔ مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی فعال اور ہردل عزیز شخصیت کے تناظر میں عام تاثر یہی تھا کہ ڈاکٹر صاحب اس ذمہ داری کو شاید کما حقہ پوری نہ کر سکیں۔ لیکن انہوں نے اپنے عمل پیہم اور دھیمے انداز میں جامعہ کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ جس کے بارے میں اس سے قبل تصور نہیں کیا جاسکتا تھا‘ وہ ایک صلح جو اور محبت کے سفیر تھے‘ کراچی میں مسلک حقہ کی ترویج و اشاعت اور تحفظ میں ان کا حصہ بیشتر جماعتوں اور اداروں سے کہیں زیادہ ہے‘ دور اہتمام میں ان سے ملاقاتیں کم ہو کر رہ گئیں تھیں۔ تاہم جب بھی ملتے یہی شکایت کرتے کہ آج کل ہماری طرف نہیں آتے‘ وہ اخلاق حسنہ کا شاہکار تھے کہ مجھ ایسے ناکارہ کے لئے ایسے محبت و شفقت کا اظہار کرتے کہ طبیعت نہال ہو جاتی‘ حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ بیعت تھا اور علامہ محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کے داماد تھے۔

آخری آرامگاہ بھی حضرت مولانا علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں میسر آئی۔

اور یوں شہادت کے بعد جامعہ سے رشتہ منقطع نہ ہوسکا' بلکہ مستقل اور پختہ ہوگیا

آخر گل اپنی صرف دار میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحب غیر متنازعہ اور متواضع شخصیت کے طور پر معروف تھے' وہ اپنے مسلک میں پختہ ہونے کے باوجود کسی کے مسلک کی تحقیر کے روادار نہ تھے' مسلکی لڑائی اور فرقہ وارانہ جنگ کے سخت مخالف تھے' وہ امن و آشتی کے پیامبر اور اتفاق و اخوت کے سفیر تھے' شاید ان کا یہی انداز طاغوتی قوتوں کو اپنے مقاصد مذموم کی تکمیل کے لئے رکاوٹ نظر آیا۔ اس لئے انہوں نے فکر شاہ ولی اللہ کے علمبردار' محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ' کے وارث شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور ملک کی بڑی جامعہ کے رئیس کو ختم کرکے اپنی منزل آسان کرنے کی کوشش میں مسلمانان پاکستان کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ عوام کی محبت و اخلاق کا مظاہرہ سات نومبر کی فقید المثال ہڑتال تھی' ہڑتال کی اپیل اگرچہ کراچی کے لئے تھی تاہم ملک کے دیگر شہروں میں بھی عوام نے علماء سے محبت اور یکجہتی کے طور پر کاروبار زندگی کو معطل رکھا اور کراچی میں تو ایسی ہڑتال کی نظیر اس سے قبل ۱۹۷۷ء کے بعد نہیں مل سکتی' ہر ایک نے ان کی جدائی کا درد اپنے سینے میں محسوس کیا ہے' لیکن وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ کی جامعہ آمد اور رسمی تعزیت کے سوا حکومت کوئی مثبت پیش رفت نہیں کرسکی' تمام تر وسائل اور اداروں کے ہوتے ہوئے علماء کے قاتل ہنوز گرفتار نہیں کئے جاسکے۔

اس معاملے کی دو ہی صورتیں ہیں' اول یہ کہ حکومت اپنی تمام تر خفیہ اور حساس ایجنسیوں اور قانون نافذ کرنے والے کی فوج ظفر موج اور ان پر صرف ہونے والے خطیر بجٹ کے باوجود ملک کے سب سے بڑے شہر کے وسط میں دن دہاڑے اطلاعیہ دہشت گردی میں ملوث ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے' ثانیاً حکومت خود ایسا کرنا نہیں چاہتی' اس کے بھی دو پہلو ہیں' اول یہ کہ حکومت ملک میں عالمی سطح پر دینی قوتوں کو "کریش" کرنے کے پروگرام پر عمل شروع کیا گیا ہو' کیونکہ اس سے قبل کراچی میں شیخ الحدیث مولانا انیس الرحمن درخواستی سربازار قتل کردیئے گئے' بعد ازاں ملتان میں دینی مدارس کے طلباء کو اغواء اور تشدد کے بعد گولیوں کا نشانہ بنادیا گیا۔ لیکن ہنوز مجرمان نامعلوم ہیں' اور حکومت چین کی بانسری بجارہی ہے' دوم یہ کہ قاتل حکومت سے زیادہ منظم اور طاقتور ہیں' جن کے سامنے حکومت اپنے تمام تر وسائل کے باوجود بے بس ہے' ہر صورت میں ان کی نااہلی عیاں ہے۔

کراچی کے علماء' ارباب جامعہ اور ان کے جاں نثار طلباء اور دینی جماعتوں اور اداروں نے انتہائی صبر و ضبط اور قابل رشک بصیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کی چال کو ناکام بنادیا' وفاق المدارس کے صدر کی حیثیت سے مولانا سلیم اللہ خان کی خدمات لائق تحسین ہیں' مولانا محمد بنوری' مفتی نظام الدین شامزئی اور نئے رئیس الجامعہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کمال حوصلے اور تدبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اتنے بڑے نقصان اور جارحیت کے باوجود مشتعل نہیں ہوئے' بلکہ طلباء کو بھی.... جو سب کچھ کردینے کی پوزیشن میں تھے' بہترین حکمت عملی کے تحت کنٹرول کیا' حادثہ کے وقت جمعیت علماء اسلام پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس کوئٹہ میں جاری تھا' شام کی کراچی کے لئے کوئی فلائٹ نہیں تھی پھر بھی خصوصی طیارے کا انتظام کرکے مولانا فضل الرحمن' حافظ حسین احمد' مولانا عبدالغفور حیدری اور سید صدیق شاہ صاحب کراچی آکر نماز جنازہ میں شریک ہوئے' برادرم حافظ حسین احمد تین روز کراچی میں جامعہ کے مسائل کو نئی صورت حال کے مطابق حل کرنے کے لئے موجود رہے۔ اور جامعہ کی انتظامیہ کی ہر سطح پر مشاورت کی' جمعیت علماء اسلام کی رکنی قیادت سے لیکر عام کارکن تک اس سانحہ میں وفاق المدارس العربیہ اور جامعہ کے ساتھ ساتھ رہے۔ مشترکہ احتجاجی جلسے سے لیکر کراچی ریلی تک میں پیش پیش رہے۔ احتجاجی ریلی کی قیادت امیر جمعیت علماء اسلام مولانا فضل الرحمن نے کی' جس کے لئے خصوصی طور پر لاہور سے تشریف لائے تھے۔

جمعیت علماء اسلام کی احتجاجی ریلی نے ثابت کردیا کہ جامعہ علوم اسلامیہ لاوارث ادارہ نہیں کہ جس کا جو جی چاہے کرے' مولانا فضل الرحمن نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ارباب اقتدار کو متنبہ کیا کہ وہ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن یا ملک کے کسی بھی دینی اداروں کو نقصان پہنچانے کی پالیسی حکومت کو بہت مہنگی ثابت ہوگی' مولانا حبیب اللہ مختار کو شہید کرکے یہ سمجھ لینا کہ اب دینی جامعات پر ہاتھ ڈالنا بہت آسان ہوگیا ہے' انتہائی درجے کی خود فریبی ہے پاکستان کے ایک ایک قریہ میں قائم مدارس کا تحفظ کیا جائے گا۔

علامہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار کی شہادت کا صدمہ بلاشک ناقابل برداشت ہے' اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا محمد بنوری اور مفتی نظام الدین شامزئی کی فراست سے قوم کو امید ہے کہ وہ اس جامعہ کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے مزید درخشاں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں

ہمت ہمت و استقامت عطا فرمائے' قوم ان کے ساتھ ہے۔

مفتی عبدالسمیع صاحب کا تعلق پنو عاقل سے تھا' ان سے تعارف و تعلق کا زمانہ بھی ۱۹۷۳ء کا ہے' جب راقم جمعیت طلباء اسلام صوبہ سندھ کے سیکریٹری اطلاعات کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا تھا۔ مرحوم مفتی عبدالسمیع شہید جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم کے عہدہ پر فائز تھے' اکثر و بیشتر اجلاس میں ان کی ہمراہی حاصل ہوتی' صوبائی اجلاس سکھر اور حیدر آباد میں زیادہ ہوا کرتے تھے' مفتی عبدالسمیع شہید صاحب ضلع سکھر کے رہائشی ہونے کے ناطے میزبانی کے فرائض انجام دیتے۔ ہر مہمان ساتھی کو ہر طرح راحت پہنچانا ان کی طبیعت کا حصہ تھا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد ملک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ناظم مقرر ہوئے' ابتداء میں وہ ایک سخت گیر ناظم کی حیثیت سے طلباء میں معروف ہوئے' حالانکہ ان کی طبیعت میں سختی اور درشتگی نام کو نہیں تھی' لیکن جمعیت طلباء اسلام کے نام کی حیثیت سے نظم و ضبط ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ لہٰذا بدنظمی' عدم توجہی اور لاپرواہی ان کے لئے ناقابل برداشت تھی اس لئے وہ ہر طور پر طلباء کو تعلیم میں مگن دیکھنا چاہتے تھے۔ اور ہاسٹل میں غیر اخلاقی اور بدانتظامی کے روادار نہ تھے۔ انہوں نے جامعہ کی نظامت میں خود کو مدغم کیا تھا' اور جماعتی حیثیت بھی اس سلسلے میں ان کے لئے کسی رعایت کا جواز نہ تھی' تاہم جماعتی احباب کی اندرون سندھ سے آمد ان کے ہاں معمول بنی ہوئی تھی' وہ اپنی فیاضی اور کشادہ طبیعت کے باوصف مہمانوں کی قدر دانی کرتے ہوئے ان کی خدمت میں لگے رہتے' یہاں تک کہ محدود آمدنی اور مہمانوں کی کثرت و ضیافت کے سبب اکثر زیر بار رہے۔

جامعہ سے تعلق و محبت اور طلباء کی خدمت کا جذبہ ان کی رگوں میں لہو بن کر دوڑتا تھا' جامعہ میں ان کی ذمہ داری کسی نظام الاوقات سے مشروط نہ تھی بلکہ وہ ہمہ وقتی ناظم و نگران تھے' جب بھی ان سے ملاقات ہوئی اسی غم میں اور اسی فکر میں پریشان پایا' اس لئے ان کے بال وقت سے پہلے سفید ہوگئے تھے' حالانکہ ان کی عمر محض چوالیس سال تھی' عمر میں وہ مجھ سے چھوٹے تھے' لیکن مقام اور منصب کے اعتبار سے وہ انتہائی قابل رشک تھے' اور پھر انجام کار شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوئے' آخر دم تک جامعہ کی خدمت اور اپنے رئیس کی خدمت میں جان' جان آفریں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے سرخرو ہوگئے۔

جان ہی دے دی جگر نے آج پائے یار پر
عمر بھر کی بے قراری کو قرار آہی گیا

مفتی عبدالسمیع شہید کا جسد خاکی ان کے آبائی شہر پنو عاقل لے جایا گیا' جہاں سندھ کے مشائخ و علماء اور عوام کی کثیر تعداد نے تین نومبر ۹۷ء کو اشکوں کی برسات میں سپرد خاک کیا' اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

علماء کے حادثہ کو ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا کہ ہمارا بہت ہی پیارا ساتھی' ندیم اقبال اعوان ایڈووکیٹ حاصل پور (پنجاب) میں دہشت گردوں کا نشانہ بن کر ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا' علماء کے سانحے سے دل نہیں سنبھلا تھا کہ ایک زخم اور لگا اب تو وہ شے جسے دل کہتے ہیں مسلسل کچوکوں اور داغوں کی بہار سے لہو رنگ ہو کر رہ گیا ہے صورتحال کچھ ایسی ہے کہ۔

یار لگائیں پنبہ و مرہم کہاں کہاں
سوز دروں سے سارا بدن داغ داغ ہے

ندیم اقبال اعوان سے تعلق کو ایک ربع صدی بیت گئی' جب وہ شاید کالج کے ابتدائی درجے میں زیر تعلیم تھا' مرکزی سیکریٹری نشر و اشاعت کی حیثیت سے مجھے اکثر و بیشتر مرکزی دفتر لاہور جانا پڑتا تھا' جب کہ چھٹیوں کا اکثر حصہ بھی مجھے جماعتی رابطوں اور لٹریچر کی ترتیب و اشاعت کے لئے لاہور میں صرف کرنا پڑتا تھا' صحیح تاریخ اور دن تو یاد نہیں البتہ انہی دنوں کی بات ہے کہ جمعیت طلباء اسلام پنجاب کے اجلاس میں ایک انتہائی پرجوش اور چھیلے کارکن کا "ندیم اقبال اعوان" کے نام سے تعارف ہوا ندیم جسے مرحوم لکھتے ہوئے دل انتہائی آزردہ ہے' دیکھتے ہی دیکھتے جماعتی احباب کے دل میں گھر کر گئے' اپنی فعالیت اور حسن اخلاق کی بناء پر بہت جلد جمعیت طلباء اسلام پنجاب کے سیکریٹری جنرل منتخب ہوگئے' غالباً" وہ حاصل پور کالج کے اسٹوڈنٹس یونین کے صدر بھی منتخب ہوئے' اس دور میں جمعیت پنجاب کے صدر برادرم رانا شمشاد علی خان اور نائب صدر مرحوم مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی تھے۔ جو ان دنوں جامعہ خیرالمدارس ملتان میں زیر تعلیم تھے اور حضرت مولانا حق نواز **جھنگوی** رحمتہ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ کی حیثیت سے انتہائی گراں قدر خدمات انجام دیں' اور ملک میں بہت نام کمایا۔

ندیم اقبال جمعیت طلباء اسلام کے بہترین مقررین میں نمایاں مقام رکھتے تھے' وہ صرف مقرر شعلہ بیاں ہی نہ تھے بلکہ بے خود نڈر رہنما کی حیثیت سے طلباء برادری کے ہر اہم مسئلہ میں پیش پیش رہے' قومی تحریکات میں انہوں نے طلباء کے قائد کی حیثیت سے انتہائی جانفشانی سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا' میرے مرکزی ناظم اعلیٰ کے دور میں ندیم پنجاب کے صدر منتخب ہوگئے

تھے' اور انہوں نے جمعیت طلباء اسلام کو پنجاب میں ایک معتبر' فعال اور ہر دلعزیز تنظیم کے طور پر معروف بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بیشتر اداروں میں جمعیت طلباء اسلام نے یونین کے انتخابات جیتے' میرے خیال میں ندیم اقبال کی صدارت کا دور جمعیت طلباء اسلام کا پنجاب میں نکتہ عروج پر تھا' بعد میں وہ جماعتی خدمات اور جمعیت کی بناء پر مرکزی صدر بھی منتخب ہوئے' انہوں نے نامساعد حالات میں بھی عزم و ہمت سے کنارہ نہ کیا' جمعیت طلباء اسلام کی بنیادوں میں اجری اور باہمت جوانوں کا لہو شامل ہے' یہ تمام تر مولانا شمس الدین شہید' ڈاکٹر سرفراز شہید' مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید اور ندیم اقبال شہید کے ایسے اولوالعزم جوانوں کے لہو کا صدقہ ہے' جسے آج کے کارکن کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔

ان میں لہو جلا ہو ہمارا کہ جان و دل
محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوئے تو ہیں

سانحہ خان پور کے نتیجہ میں جب جمعیت علماء اسلام میں ایک نئے گروپ کا اضافہ ہوا' تو ندیم اقبال بھی اس صورت حال سے متاثر ہوئے' اگرچہ ہمارے درمیان اختلاف رائے کا ماحول پیدا ہوگیا تھا' لیکن باہمی محبت و مروت میں کوئی کمی نہیں آئی کیونکہ ہمارے تعلق کا تقاضا ایسا نہیں تھا جو وقتی اختلاف کی ترشی سے ہرن ہو جاتا۔ جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے ابتدائی کارکنوں میں امتداد زمانہ کے باوجود۔ آج بھی اسقدر باہمی اخوت ہے۔ کہ زبان ومکان کی دوری بھی اس میں حائل نہیں ہوسکتی ان کے لئے تمام تر امور کے باوجود محض جمعیت طلباء اسلام سے تعلق ہی اصل چیز ہے۔

ندیم اقبال سے تعلق پر اگرچہ حالات واقعات کی گرد چڑھ گئی تھی' اور ایک عرصہ سے ہمارے درمیان کراچی سے حاصل پور کا فاصلہ حائل تھا لیکن دلوں میں دوری آج تک پیدا نہ ہو سکی۔

صبح سویرے اخبار میں اپنے بھائی جیسے دوست کی خبر پڑھ کر مجھے سکتہ ہوگیا' اور یوں محسوس ہوا کہ میت میرے گھر میں رکھی ہے میرے رفقاء دیرینہ اپنی اپنی جگہ سب ہی آزردہ خاطر ہوں گے کاش! ہم سب مل کر اپنے چاند جیسے بھائی کو الوداع کہہ سکتے۔

لیکن ایسا نہ ہوسکا' اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ پرانے دوستوں میں سے کس نے اس کا آخری دیدار کیا' اور کس نے خدا حافظ کہا میں ان تمام تر خیالات پریشان اور آزردہ دل کے ساتھ اپنے پیارے ساتھی سے دوچار ہوں' یہ ناکارہ رب ذوالجلال کے حضور سوائے دعا کے اور کیا کرسکتا ہے' کہ اے ہمارے رب ہمارے ساتھی کی قربانی قبول فرما اور اس کے تسامحات اور غلطیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں (آمین)

خدا کرے میرے دوسرے تمام ساتھی خیریت سے ہوں' اور اللہ انہیں اپنی امان میں رکھے۔ (آمین)

O

بقیہ : جواب

احتجاجا" مستعفی ہوکر لندن چلا گیا اور جب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اس کو ایک سائنس کانفرنس میں دعوت دی تو اس نے پاکستان کے بارے میں نہایت گندے اور توہین آمیز ریمارکس لکھ کر دعوت نامہ مسترد کردیا۔

روزنامہ چٹان کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہورہی تھی کانفرنس میں شرکت کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا یہ ان دنوں کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ دعوت نامہ جب عبدالسلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے درج ذیل ریمارکس کے ساتھ واپس وزیر اعظم سیکرٹریٹ کو بھیج دیا کہ میں اس لعنتی ملک میں قدم نہیں رکھوں گا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔" مسٹر بھٹو نے یہ ریمارکس پڑھے تو ان کا چہرہ سرخ ہوگیا انہوں نے اشتعال میں آکر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے سیکریٹری وقار احمد کو لکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو فورا" برطرف کردو۔ وقار احمد نے یہ دستاویز ریکارڈ میں فائل کرنے کی بجائے اپنی ذاتی تحویل میں لے لی کہ اس کے آثار مٹ جائیں۔ وقار احمد بھی قادیانی تھے یہ کس طرح ممکن تھا کہ اتنی اہم دستاویز فائلوں میں محفوظ رہے۔"

(ہفت روزہ چٹان لاہور جون ۱۹۸۶ء شمارہ ۲۲)

تو جناب یہ ہے تعارف سر ظفر اللہ کا جو قائداعظم کو کافر کہہ کر جنازہ ہی نہیں پڑھتا اور ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو لعنتی ملک کہا۔ اب جناب گھرال صاحب ہی جواب دیں کہ ان دونوں نے پاکستان کی باہر کی دنیا میں کیا تعریف کی ہوگی؟ علماء ہی ان حقائق سے پردہ اٹھاتے ہیں اور ان بنیادوں پر ان کو دین اور وطن دشمن قرار دیتے ہیں علماء کے اس جرم کی پاداش میں گھرال صاحب علماء کو تنگ نظر قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "کیا یہاں دین کے نام پر ہر مباح جائز ہے؟"

اب آپ ہی بتائیں آیا یہ جرم مباح نہیں تو اور کیا ہے علاوہ ازیں آپ کے آخری اعتراض کے جواب میں عرض ہے جس کے بارے میں آپ رقم طراز ہوئے ہیں کہ "دینی جماعتوں کے معتوب و مقہور قادیانی"۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ علماء نے ان کے دجل کو آشکار کیا' اس کے بعد قومی اسمبلی میں بطور آئین یہ تسلیم کیا گیا یہ غیر مسلم ہیں' تو اس بناء پر علماء کے معتوب و مقہور نہ ہوئے بلکہ آئین کے معتوب و مقہور ٹھہرے۔ "شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات"۔

پروفیسر منزہ خانم' اسلام آباد

انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو ایک دوسرے سے مختلف پیدا کیا ہے۔ ہر نوع کے افراد ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ نوع انسانی کے افراد بھی شکل و صورت' رنگ و روپ' عقل و فہم' ہمت و کوشش غرض ہر لحاظ سے مختلف ہیں۔ اسی طرح مالی حیثیت سے بھی کچھ لوگ غریب و محتاج ہوتے ہیں تو کچھ مالدار اور کچھ درمیانے درجے کے ہوتے ہیں۔ مالدار تو خوشحال ہوتے ہی ہیں اوسط درجے کے لوگ بھی اپنا گزارہ کر ہی لیتے ہیں لیکن غریبوں اور محتاجوں کو کسی امداد کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہوتا ہے۔ ویسے تو ہر مذہب میں محتاجوں کی امداد کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ ہر ملک و قوم نے محتاجوں' فقراء اور مساکین کی امداد کے لئے جگہ جگہ مراکز قائم کئے ہوئے ہیں لیکن اس مقصد کے لئے جس قدر کامل نظام اسلام نے دیا ہے دوسرا کوئی مذہب اور کوئی ملک و قوم اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ملک و قوم بہت جلد خوش حالی کے دور میں داخل ہو جائیں گے اور معاشرے میں کوئی ضرورت مند باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محتاجوں کے لئے حق ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے' غریبوں کی مدد کرتے اور اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

ترجمہ: "ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔"

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص حلال پاک کمائی میں سے کھجور کے برابر بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ اور حلال مال ہی قبول کرتا ہے تو اس چیز کو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر وہ اسی کو بڑھاتا رہتا ہے جس طرح تم گھوڑی کے بچھڑے کی پرورش کرتے ہو' یہاں تک کہ وہ چیز احد پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔" (جواہر البخاری' ص ۱۵۶ (باب الصدقہ من کسب طیب)

یعنی اس کا ثواب اس کو اسقدر زیادہ ہو کر ملتا ہے' قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ صدقہ و خیرات کو بڑھاتا ہے۔"

ترجمہ: "جو لوگ اپنے مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان کے مال کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک دانہ سے سات خوشے پیدا ہوں اور ہر خوشہ میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے' اس لئے کہ وہ بہت زیادہ وسعت والا جاننے والا ہے۔" (سورۃ البقرہ آیت ۲۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے کو آخرت میں سات سو گنا ثواب ملے گا' اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی کئی گنا زیادہ عنایت کر دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑے مال کا بھی ثواب بہت زیادہ ہے جیسا کہ ایک دانہ سے سات سو دانے پیدا ہوں' اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سات سو سے سات ہزار اور اس سے بھی زیادہ کر دے' اور اللہ تعالیٰ تو بہت بخشش کرنے والا ہے۔ اور ہر ایک خرچ کرنے والے کی نیت اور اس کے خرچ کی مقدار اور مال کی کیفیت کو اچھی طرح جانتا ہے اس لئے ہر ایک سے اس کے مناسب معاملہ کرتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا کہ کتنا خرچ کریں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آیت نازل کر دی "قل العفو" (جو کچھ تمہاری ضروریات میں سے بچے) اس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور جن پر خرچ کرو ان میں سے سب سے پہلے ماں باپ' پھر رشتہ دار اور دیگر ضرورت مند لوگ ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ صرف ضرورت مندوں ہی پر منحصر نہیں کہ ملک و ملت کے غرباء و مساکین ہی کو دو' بلکہ ملکی ضرورت کے لئے اگر ایسا موقع آ جائے تو وہ بھی اس میں شامل ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور اچھے کام کرتے رہو یقیناً" اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

یہ آیت جہاں کے پس منظر میں نازل ہوئی

باقی صفحہ ۲۱ پر

قسط نمبر ۵

پچاس سالہ دینی تحریکات کا جائزہ

محمد فاروق قریشی

'کراچی سے پشاور تک ملک کا کوئی شہر کوئی قصبہ اور کوئی قریہ ایسا نہیں جہاں اس تحریک کے برگ و بار نظر نہ آتے ہوں۔ نظام مصطفیٰ کیلئے چلائی جانے والی اس تحریک کے نتیجہ میں سینکڑوں مسلمان نقد جاں وار گئے' ہزاروں نے اپنے قیمتی اعضاء ریاستی جبر کی نذر کردیئے اور لاتعداد "پس دیوار" زنداں رہے' آیئے ایک نظر اس تحریک کی ابتداء اور وجوہات پر ڈالتے ہوئے مختصر واقعات کا جائزہ لیتے ہیں۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں قادیانی مسئلہ حل ہونے کے بعد حکمراں جماعت عوامی ہمدردی کا پھل حاصل کرنا چاہتی تھی اور وزیر اعظم بھٹو مرحوم ملک میں عام انتخابات کرا کے دوبارہ بھاری اکثریت سے منتخب ہونے کا پروگرام بنارہے تھے انہوں نے اپنے اپنے ساتھی وزراء جناب رفیع رضا' مولانا کوثر نیازی اور جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وغیرہ سے مشورہ بھی کیا لیکن بوجوہ وہ فوری طور پر ایسا نہ کرسکے۔ مولانا کوثر نیازی مرحوم کے بقول بھٹو صاحب فروری ۱۹۷۴ء کی اسلامی سربراہی کانفرنس کی کامیابی کے بعد بھی اس کا نتیجہ اس انداز میں حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن تب وہ حسب ارادہ ایسا کرنے سے معذور رہے۔ تاہم خلاف توقع پارلیمنٹ میں تقریر کے دوران انہوں نے ۷ مارچ ۱۹۷۷ء کو قومی اسمبلی اور ۱۰ مارچ ۱۹۷۷ء کو صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا اعلان کردیا۔ مولانا مفتی محمود مرحوم اس وقت قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تھے انہوں نے قائد ایوان کا یہ غیر متوقع چیلنج بطیب خاطر قبول کیا۔ ۱۹۷۷ء میں حزب اختلاف عددی اور نامساعد حالات کی بناء پر طاقتور نہیں تھی۔ لیکن قائد حزب اختلاف اور اسمبلی میں ان کے رفقاء کی بصیرت نے ملک کی معروف نو سیاسی اور دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرکے حکومت کی خوش فہمی کو بہت جلد رفع کردیا۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں شاید یہ سب سے بڑا اور موثر اتحاد تھا جس میں ملک کی معروف اور موثر قومی جماعتیں ایک نام اور ایک نشان کے ساتھ متحد و یکجا تھیں۔ ان جماعتوں میں جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء پاکستان' پاکستان مسلم لیگ' جماعت اسلامی' نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی' مسلم کانفرنس' تحریک استقلال' پاکستان جمہوری پارٹی اور خاکسار تحریک شامل تھیں۔ ان نو جماعتوں کے نو رہنما نو ستاروں کے نام سے معروف و مشہور ہوئے۔ نو ستارے جن قومی رہنماؤں کو کہا جاتا تھا ان میں مولانا مفتی محمود (جمعیت علماء اسلام)' علامہ شاہ احمد نورانی (جمعیت علماء پاکستان)' پیر پگاڑا (مسلم لیگ)' میاں طفیل محمد (جماعت اسلامی)' سردار شیرباز مزاری (این۔ ڈی۔ پی) سردار عبدالقیوم (مسلم کانفرنس)' نوابزادہ نصراللہ خان (پی۔ ڈی۔ پی)' ایئر مارشل اصغر خان (تحریک استقلال)' خان اشرف خان (تحریک خاکسار) شامل تھے۔

اس اتحاد کو پاکستان قومی اتحاد (پی۔ این۔ اے) کا نام دیا گیا اور باقاعدہ انتخاب کے ذریعہ اس کی تنظیمی شکل بنائی گئی۔ مولانا مفتی محمودؒ کو صدر اور رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ کو سیکریٹری جنرل منتخب کیا گیا۔ ازاں بعد رفیق احمد باجوہ صاحب حکمران جماعت کی سازش کا شکار ہوکر اپنے ساتھیوں کا اعتماد برقرار نہ رکھ سکے' انہوں نے اپنے صدر اور اتحاد میں شامل دیگر جماعتوں کے مشورے کے بغیر وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی جس سے قوم میں پی۔ این۔ اے کے بارے میں تشکیک آمیز خیالات نے پرورش پائی اس لئے باجوہ صاحب کو فوری طور پر اتحاد کی نظامت سے علیحدہ کردیا گیا اور بعد میں انتخاب کے ذریعہ اس عہدے پر پروفیسر غفور احمد صاحب کو منتخب کرلیا گیا۔ مولانا مفتی محمودؒ اور پروفیسر غفور احمد صاحب کی جوڑی بہت کامیاب رہی انہوں نے اپنے ساتھیوں اور اتحاد میں شامل جماعتوں اور قوم کے اعتماد کو آخری مرحلہ تک برقرار رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور حق تو یہ ہے کہ انہوں نے قیادت کا حق ادا کردیا۔ نو جماعتوں کا اتحاد تو محض الیکشن کی حد تک سیاسی معاہدہ تھا لیکن نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے پروگرام نے پوری ملت کو جسد واحد بنا کر رکھ دیا اور ملک کا چھوٹا اور بڑا ہر ایک نو ستاروں کے محور پر گردش کرنے لگا۔ حکمران جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کا انتخابی نشان تلوار تھا۔ جبکہ پاکستان قومی اتحاد کا نشان ہل تھا۔ ہل اگرچہ دیسی اور دیہی آلہ ہے لیکن قبولیت عامہ کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۷۷ کا مقبول ترین نام بن کر رہ گیا۔

○

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا قاری غلام رسول 'کروڑ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سخاوت و فیاضی:

لبنان کا مورخ عمر ابو نصر لکھتا ہے کہ "سخاوت و فیاضی میں امیر معاویہؓ کا ہم پلہ کوئی نہ تھا' آپؓ کے خزانے کے دروازے دشمنوں اور دوستوں دونوں کیلئے یکساں طور پر کھلے رہتے تھے۔ انعام و اکرام کے ذریعہ آپؓ لوگوں کے دل جیت لیتے اور اس کے ذریعے بغاوتوں کو دور کرنے اور لوگوں کو مملکت کا فرمانبردار بنانے میں مدد لیتے۔"

سادگی و انکساری:

امام یونس بن میسرہؒ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت معاویہؓ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ خچر پر سوار تھے اور ان کا غلام ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت ان کے جسم پر جو کرتہ تھا اس کا گریبان پھٹا ہوا تھا۔" ایک مورخ لکھتا ہے کہ "حضرت امیر معاویہؓ باوجود ایک مقتدر اور عظیم المرتبہ فرمانروا ہونے کے مزاج نہایت سادہ پایا ہے' اور ہر حالت میں اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔"

فہم و تدبر:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کو مخاطب کرکے فرمایا "تم لوگ معاویہؓ کو اپنے مشوروں میں شریک کرلیا کرو' اپنے معاملوں میں ان کو گواہ بنالیا کرو وہ قوی امین اور مضبوط امانتدار ہیں۔ اس کے بعد خود نبی کریمؐ نے ایک معاملہ میں ان سے مشورہ لیا اور ان کی ذہانت کی تعریف کی۔"

امام شعبی اور علامہ سیوطی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ دانشوران عرب چار تھے:

○ معاویہ بن ابی سفیانؓ
○ عمرو العاصؓ
○ مغیرہ ابن شعبہؓ
○ زیاد ابن ابی سفیانؒ

حکیمانہ اقوال:

آپؓ فرماتے ہیں کہ "شریف کیلئے اس کی زینت پاک دامنی ہے' تمام نعمتوں میں سب سے افضل عقل اور علم ہے' عالم اور عاقل مصیبت میں صبر کرتا ہے' غصہ آتا ہے تو پی جاتا ہے' دشمنوں پر قابو پاتا ہے تو درگزر سے کام لیتا ہے' برائی سرزد ہوتی ہے تو معافی چاہتا ہے' وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے۔"

سیرۃ حضرت معاویہؓ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

○ معاویہؓ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو (لسان)

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! ان کو (معاویہؓ) کی طرح کتاب و حساب کا علم عطا فرما...... اور ان کو عذاب سے محفوظ رکھؒ۔ (مسند احمد)

○ اے اللہ! معاویہؓ کو حکومت عطا کر۔ (کنز العمال نمبر ۱۹' جلد ۱)

○ اے اللہ! معاویہؓ کو ہدایت دینے والا بنا۔ (دعا رسول مسند احمد' کنز العمال)

○ آپؓ کو رسول اللہؐ نے امت میں سے زیادہ سنجیدہ کہا اور زیادہ سخی کہا۔ (طبرانی)

○ سب سے زیادہ بردبار کہا۔ (تطہیر الجنان)

آپؓ کے بارے میں اصحاب رسولؐ کی رائے:

○ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ "جب امت میں تفرقہ اور فتنہ برپا ہو تو تم لوگ معاویہؓ کی اتباع کرنا اور ان کے پاس شام چلے جانا۔" (تطہیر الجنان)

○ معاویہؓ کا ذکر کرو تو خیر سے کرو۔ (ترمذی)

○ حضرت عمرؓ سے صحابہؓ کی ایک جماعت نے فرمایا "آپکے ساتھیوں میں معاویہؓ بے مثال ہیں۔" (الطبقات ابن سعد)

○ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ "انہیں (معاویہؓ کو) برا مت کہو وہ تمہارے درمیان سے جب اٹھ جائیں گے تو تم دیکھو گے کہ بہت سے سر جدا ہو جائیں گے۔" (تاریخ الخلفاء)

○ اور ایک موقع پر فرمایا کہ وہ میرے بھائی ہیں کافر یا فاسق نہیں ہیں۔ (مکتوبات ۲/ ۵۲)

○ حضرت علیؓ امیر معاویہؓ کے ساتھ ان کے لشکر کی بھی تعریف فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے اپنے لشکریوں کے سامنے یہ تقریر کی "بخدا مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ عنقریب تم پر غالب آجائیں گے کہ یہ اپنے امام (معاویہؓ) کے فرمانبردار ہیں اور تم اپنے امام کے نافرمان ہو تو خیانت کرتے ہو' وہ امانت دار ہیں تم زمین پر فساد کرتے ہو اور وہ اس کی اصلاح کرتے ہیں۔" (البدایہ والنہایہ ۸۰' ۲۰)

○ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا "حضرت عثمانؓ کے بعد میں نے معاویہؓ جیسا

عادل اور حقانی فیصلے کرنے والا نہیں دیکھا۔" (البدایہ ج ۸، ص ۱۳۸)

○ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا "میں نے حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو سردار نہیں پایا۔" (استیعاب ج ۱، ص ۲۶۲)

○ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا "میں نے معاویہؓ سے بہتر حکومت کیلئے موزوں کسی کو نہیں پایا۔" (تاریخ طبری ص ۲۱۵، جلد ۲)

آپؓ کے بارے میں حضرات ائمہ کرام کی رائے:

○ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا "حضرت معاویہؓ کو برا کہنا ایسا ہی ہے جیسا حضرت ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا۔" (صواعق المحرقہ ص ۱۵۵)

○ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے فرمایا "حضرت معاویہؓ کے گھوڑے کے پیر کا غبار جو رسول اللہؐ کی معیت میں اڑا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔" (مکتوبات مجدد)

○ پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا "میں حضرت معاویہؓ کے راستہ میں بیٹھا رہوں کہ سامنے سے (معاویہؓ) ان کی سواری آجائے اور ان کے گھوڑے کے پیر کی دھول اڑ کر مجھ پر پڑجائے تو میں سمجھوں گا کہ یہی مری نجات کا وسیلہ ہے۔" (غنیۃ الطالبین ص ۱۶۱)

○ حضرت ملا علی قاریؒ نے فرمایا "حضرت معاویہؓ مسلمانوں میں سب سے اول اور سب سے افضل بادشاہ ہیں اور امام برحق ہیں ان کی برائی میں روایتیں ہیں وہ سب وضعی اور جعلی ہیں۔" (شرح فقہ اکبر ۱۸۲)

علماء امت کی رائے آپؓ کے بارے میں

○ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا "حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے لڑنا اجتہاد پر مبنی تھا اور یہ اہلسنت کے عقائد میں سے ہے اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت معاویہؓ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے پورا کرنے میں خلیفہ عادل تھے، رہا اختلاف کا مسئلہ تو اس میں وہ تنہا نہ تھے بلکہ نصف صحابہؓ کی تائید انہیں حاصل تھی۔" (مکتوبات)

○ حضرت شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا "تم لوگ معاویہؓ کی بدگمانی سے بچو کہ وہ ایک جلیل القدر صحابیؓ اور زمرہ صحابیت میں بڑی فضیلت والے ہیں، خبردار! ان کی بدگوئی میں پڑ کر گناہ کے مرتکب نہ ہونا۔" (ازالۃ الخلفاء ج ۱، ص ۱۱۳)

○

بقیہ : انفاق فی سبیل اللہ

ہے۔ برسوں ظلم و ستم سہنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کفار کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کی اجازت ملی تو قرآن حکیم نے کہا، دیکھنا جہاد میں صرف جانی قربانی ہی کی ضرورت نہیں پڑتی اس میں مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے، اس لئے اس موقع پر بخل نہ کرو، مجاہدین کی مدد کے لئے دل کھول کر خرچ کرو۔

اس میں یہ شرط بھی لگادی کہ یہ انفاق اور خرچ صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ کی راہ میں ہو، اس کا مقصد دنیا والوں سے داد و تحسین حاصل کرنا، یا اپنی امارت اور فیاضی کا چرچا کرنا نہ ہو، کیونکہ اسلام کا اصل اصول نیت ہے۔ یعنی اللہ کے ہاں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ دینے والے نے کیا اور کتنا دیا، ہاں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کس جذبے سے اور نیت سے دیا، دوسرے لفظوں میں اللہ اور رسول کے نزدیک قدر و قیمت مقدار یا تعداد میں نہیں بلکہ اس کی اچھائی اور خوبی میں ہے۔ یعنی Quantity نہیں بلکہ Quality میں ہے۔ جیسا کہ غزوہ تبوک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سارا مال پیش کردیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدھا مال اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمت سے بڑھ کر خرچ کیا، اور سامان کے ڈھیر لگ گئے، ایک غریب صحابی نے رات بھر کسی کے باغ کو پانی دے کر سخت محنت کے بعد دو سیر کھجور مزدوری حاصل کی تو ایک سیر گھر میں بچوں کے لئے چھوڑی اور ایک سیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ایک سیر کو پورے ڈھیر پر بکھیر دو، اس کھجور کے دانے دانے میں برکت ہے، اس کا جذبہ اللہ کو پسند ہے۔"

اس آیت میں اللہ نے یہ وضاحت بھی کردی کہ اگر تم نے ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لئے اس اہم مرحلہ پر انفاق فی سبیل اللہ سے گریز کیا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ دشمن کے ہاتھ مضبوط ہوجائیں گے تمہاری اجتماعی طاقت کمزور ہوجائے گی اور اس طرح ایک قوم کا ایک ایک فرد تباہی و بربادی کا شکار ہوجائے گا۔ اس لئے جب کبھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا موقع آجائے تو آدمی کو روپے پیسے کا بندہ نہیں بننا چاہئے بلکہ ملک و ملت اور اسلامی تقاضوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح دے کر اور خالص اللہ کا بندہ بن کر اپنے آپ کو پیش کرے۔ یہی دین ہے یہی ایمان ہے اور یہی اللہ و رسول کی خوش نودی ہے۔

○

علمائے بلوچستان کا

چیف جسٹس سپریم کورٹ کے نام کھلا خط

جناب عالی!

گزارش ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے جج عبدالوحید صدیقی نے کوئٹہ میں ۱۹ اکتوبر کو بہائی غیر مسلم اقلیت کی ایک تقریب میں شرکت کی۔ شرعی عدالت جو ملک کی سب سے بڑی اسلامی عدالت ہے اس کے جج کی غیر مسلم بہائیوں کی تقریب میں شرکت ہی قابل اعتراض ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کی شرعی عدالت کے جج ہیں نہ کہ بہائیوں کے؟ تمام ملت اسلامیہ کے مکاتب فکر شیعہ' سنی' دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث' حنفی' جعفری' حنبلی' شافعی اور مالکی بہائیوں کو اہل اسلام سے الگ تصور کرتے ہیں اور ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کے جج نے نہ صرف اس تقریب میں شرکت کی بلکہ اسلام کی تعلیمات کا مذاق بھی اڑایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوئے۔ انہوں نے تقریر میں جو الفاظ ادا کئے وہ کوئٹہ کے ایک مقامی اخبار روزنامہ "باخبر" میں ۲۰ اکتوبر کو صفحہ اول پر شائع ہوئے۔ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

"مرد اگر دو شادیاں کرسکتا ہے تو عورت کو بھی اس کا حق دیا جائے' کیونکہ مرد جو دوسری شادی کرتا ہے وہ بدمعاشی سے کم نہیں۔"

عالیجاہ! اس خبر کی اشاعت کے چار روز تک پروفیسر عبدالوحید صدیقی کوئٹہ میں موجود رہے لیکن انہوں نے اس خبر کی تردید نہیں کی جبکہ بہائی اقلیت نے بھی محسوس کیا اور ایک وضاحتی بیان جاری کیا جو درخواست ہذا کے ساتھ منسلک ہے لیکن جب اخباری اطلاع کے مطابق مذکورہ جج کو آپ نے اس بیان کی وجہ سے اسلام آباد طلب کیا تو انہوں نے اسلام آباد میں ایک بیان جاری کیا' جس میں کہا کہ ان کے خلاف ڈرگ مافیا بیان بازی کررہا ہے وہ وفاقی شرعی عدالت کو کام کرنے نہیں دینا چاہتا حالانکہ ان کے بیان پر گرفت مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں اور علماء کرام نے کی۔ جسٹس عبدالوحید صدیقی کی عدالت میں منشیات کے کسی ملزم کا مقدمہ زیر سماعت نہیں ہے۔

جناب عالی! بلوچستان کے علماء کرام آنجناب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جسٹس عبدالوحید صدیقی کو وفاقی شرعی عدالت سے برطرف کیا جائے۔ مقامی طور پر ان کے شرانگیز بیانات پر مقدمہ درج کرنے کی درخواست دے دی گئی ہے امید ہے کہ درخواست پر فوری کارروائی کریں گے اور اہل اسلام کی دلجوئی کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ان علماء کرام کے اسمائے گرامی جنہوں نے جسٹس عبدالوحید صدیقی کے بیان کی پرزور مذمت کی اور آنجناب سے درخواست ہذا پر فوری کارروائی کی درخواست کی ہے:

مولانا محمد منیر الدین (صدر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان)' مولانا انوار الحق حقانی (خطیب جامع مسجد مرکزی کوئٹہ)' شیخ القرآن مولانا محمد یعقوب شرودی (جامعہ رشیدیہ تعلیم القرآن و صدر جمعیت اشاعۃ التوحید والسنہ)' مولانا عبدالواحد (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' خطیب جامع مسجد قندھاری کوئٹہ)' شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی (مدرسہ مفتاح العلوم کوئٹہ)' رئیس القراء قاری مراد اللہ (مہتمم مدرسہ تجوید القرآن)' مولانا حافظ حسین احمد شرودی (ڈپٹی جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام)' مولانا عبدالحق سابق رکن قومی اسمبلی (امیر جماعت اسلامی بلوچستان)' مولانا قاری محمد حنیف (خطیب جامع مسجد طوبیٰ)' مفتی عبدالسلام (خطیب جامع مسجد پوسٹل کالونی)' مفتی غلام محمد قادری (صدر ملی یکجہتی کونسل بلوچستان)' مولانا امیر حمزہ بادینی (جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام (س) گروپ)' مولانا قاضی دوست محمد جعفر' حافظ عبدالرشید ہزاروی' مولانا سید محمد طاہر شاہ (خطیب جامع مسجد بلال)' مولانا عبدالقدوس (خطیب جامع مسجد نعمان)' مولانا عبدالسلام' حاجی سید شاہ محمد (نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان)' مولانا محمد حسن کاکڑ (آرگنائزر شریعت کونسل بلوچستان)' مولانا علی محمد ابو تراب (جمعیت اہلحدیث بلوچستان) اور مولانا حافظ محمد یوسف ہزاروی (خطیب جامع مسجد اقصیٰ)

ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن

خصوصی رپورٹ عابد حسین ہنھور

ٹنڈو آدم شہر کے غیرت مند مسلم شہریوں کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور گستاخان رسول قادیانیوں سے نفرت اپنی مثال آپ ہے جب بھی ناموس ختم نبوت کا مسئلہ کھڑا ہوا تو ٹنڈو آدم کے مسلم عوام نے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔ اسی لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ٹنڈو آدم کے غیور مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول کو تازہ کرنے کے لئے مورخہ ۱۸ نومبر ۹۷ء بروز منگل ٹنڈو آدم میں "ختم نبوت کنونشن" کا اہتمام کیا اور قائد تحریک ختم نبوت حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے استدعا کی گئی کہ وہ خود اس کنونشن کو رونق بخشیں حضرت الامیر نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے استدعا کو قبول فرمایا اور پھر ٹنڈو آدم میں کنونشن کی تیاریاں شروع ہو گئیں پورے شہر میں حضرت الامیر اور دیگر قائدین ختم نبوت کے لئے استقبالیہ نعروں کی وال چاکنگ کی گئی اور مورخہ ۱۸ نومبر کو صبح ہی سے جماعتی رفقاء نے دفتر ختم نبوت آنا شروع کر دیا بعد نماز ظہر فوجی موڑ ٹنڈو الہ یار روڈ ٹنڈو آدم کے مقام پر جو کہ شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے حضرت الامیر کے استقبال کا پروگرام بنایا نماز ظہر کے بعد اڑھائی بجے سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں اور پیدل احباب فوجی موڑ پہنچنا شروع ہو گئے نماز عصر وہیں ادا کی گئی اور عصر کے بعد شام پانچ بجے جب حضرت امیر کی گاڑی پر مجاہدین ختم نبوت پر نظریں پڑیں تو فضاء نعرہ تکبیر اللہ اکبر' ختم نبوت زندہ باد' قائد تحریک زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی اور نوجوانوں نے حضرت الامیر کی گاڑی پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے اپنے قائد کے ساتھ والہانہ محبت کا ثبوت دیا اور پھر جلوس کی صورت میں حضرت کو ٹنڈو آدم کے سب سے بڑے دینی ادارے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم لے جایا گیا جہاں حضرت کے قیام کا انتظام تھا رات کو عشاء کی نماز کے بعد کنونشن کا آغاز ہوا جناب بہاء الدین ذکریا نے تلاوت کی اور جناب محمد اعظم قریشی صاحب نے نعت رسول پیش کی حضرت مولانا نذر عثمانی صاحب نے سیرت رسول پر روشنی ڈالی ان کے بعد حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر قادیانیوں کو ان کی شرانگیزیوں سے باز نہ رکھا گیا تو ملک کے حالات کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر ہوگی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ جب خطاب کے لئے مسجد میں داخل ہوئے تو عوام نے کھڑے ہو کر حضرت کا پرجوش انداز میں استقبال کیا حضرت نے ایمان افروز بیان فرمایا۔ حضرت لدھیانوی صاحب کے بعد شاہین ختم نبوت ٹنڈو آدم کے نوجوانوں کی دلوں کی دھڑکن فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے صحابہ کرام کی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بیان کر کے حضرت الامیر سمیت پورے مجمع کو رلایا بھی اور مرزا قادیانی کی ہسٹری بیان کر کے ہنسایا بھی۔ مولانا کے بیان کے بعد حضرت الامیر خواجہ صاحب سے بیعت ہونے کے خواہش مند احباب حضرت سے بیعت ہوئے الحمدللہ ٹنڈو آدم میں اب حضرت کے مریدین کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے۔ بیعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکریٹری مجاہدین مجاہد حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری نے انتہائی پرسوز بیان فرمایا اور فرمایا کہ پاکستان کو پچاس سال ہونے کے بعد بھی ترقی نہ کر سکنے کی وجہ قادیانیت کا وجود ہے۔ آخری خطاب حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے کیا مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک میں نہ ختم ہونے والا بحرانوں کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک ملک میں ناموس رسالت کا مسئلہ حل نہ ہوگا آخر میں حضرت الامیر نے دعا کروائی۔ حضرت الامیر مرکزیہ کی سیکورٹی کے لئے چار احباب (شعیب عرف شوبی' محمد آصف' عبدالرشید اور محمد اقبال مغل) نے ذمہ داری بہت ہی احسن طریقے سے نبھائی جب تک حضرت ٹنڈو آدم میں رہے اس وقت تک چاروں ساتھی حضرت کے ساتھ رہے ساری رات جاگ کر ان حضرات نے سیکورٹی کا انتظام سنبھالا صبح چار بجے حضرت الامیر ناشتہ کر کے جب رخصت ہو رہے تھے تو تمام نوجوانوں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت نے نوجوانوں کو خوب دعائیں دیں اور رخصت ہوئے۔

اخبارِ ختمِ نبوّت

چیف جسٹس آف پاکستان توہین عدالت کی طرح توہین رسالت کا بھی نوٹس لیں، ابوطلحہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا ابوطلحہ راشد مدنی نے جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا کہ ملک کی عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس صاحب کو اپنی عدلیہ کی توہین گوارا نہیں اور اس سلسلہ میں پوری عدلیہ حرکت میں آجاتی ہے' لیکن ہمارے ملک میں سینکڑوں بار جو توہین رسالت ہوئی ہے عدلیہ اس کا نوٹس کیوں نہیں لیتی انہوں نے کہا کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ جیسی کروڑوں عدالتیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کی خاک کے برابر بھی نہیں ہوسکتیں چیف جسٹس صاحب کو چاہئے کہ وہ توہین رسالت کا بھی نوٹس لیں۔

جب تک اس ملک میں ناموس رسالت کا تحفظ نہیں ہوگا اس وقت تک ملک ترقی نہیں کرسکتا' (علامہ حمادی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گوٹھ مانوں خان چانڈیو سانگھڑ میں مورخہ ۲۳ نومبر اتوار کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں وادی مہران کے خطیب بے بدل مجاہد ختم نبوت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب سومرو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما علامہ احمد میاں حمادی حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ اور مولانا مفتی حفیظ الرحمن رحمانی' مولانا عبدالقیوم عباسی' مولانا ابوطلحہ راشد مدنی نے خطاب کیا تمام علماء نے اس بات پر زور دیا کہ اس ملک کی ترقی و خوشحالی کا راز تحفظ ناموس رسالت ہے جب تک پاکستان میں ناموس رسالت کا صحیح معنوں میں تحفظ نہ ہوگا اس وقت تک پاکستان کسی بھی میدان میں کوئی ترقی نہیں کرسکتا۔ علماء نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس صاحب اپنی عدالت کی توہین پر فوراً" حرکت میں آگئے لیکن عرصہ دراز سے ملک میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہورہی ہے اس پر چیف جسٹس صاحب حرکت میں کیوں نہیں آتے کیا ان کی نظر میں عدالت کا احترام رسالت کے احترام سے مقدم ہے اگر ایسا ہے تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائیں ورنہ فی الفور ملک میں توہین رسالت کے مقدمات کی سماعت خود کرکے گستاخان رسول کو سزائیں دیں۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گوٹھ مانوں خان کے امیر جن کا ایک روز قبل انتقال ہوگیا تھا جناب ڈاکٹر فیض محمد چانڈیو کی جماعتی خدمات اور عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ محبت کی جذبہ کو سراہا گیا ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر و اجر کی دعا کی گئی کانفرنس کی صدارت علاقے کے رئیس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنما جناب رئیس محمد ایوب چانڈیو صاحب نے کی۔

عالی جناب عزت مآب چیف جسٹس صاحب

پنجاب لاہور ہائیکورٹ لاہور

جناب عالی

مؤدبانہ گزارش ہے کہ بھکر ضلع کا ایڈیشنل سیشن جج جناب ارشاد اللہ سیال قادیانی ہے۔ اس کی عدالت میں مسلم فیملی لاء اور دفعات ۱۸' ۲۱' ۲۵ وغیرہم کے مقدمات کی سماعت ہوتی ہے۔ آئین پاکستان کے مطابق مذکورہ دفعات اور مسلم فیملی لاء کے مقدمات کی سماعت صرف مسلمان جج ہی کرسکتا ہے۔

جناب کی خدمت میں التماس ہے کہ مسلم لاء کے متعلق جس قدر دفعات کی سماعت ہیں وہ کسی مسلمان جج کو سماعت کا حکم صادر فرمایا جائے۔ کیونکہ قادیانی اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں۔ حضور کی عین نوازش ہوگی۔

فقط العارض

دین محمد فریدی ولد پیر الدین گڈولہ روڈ

نزد مسجد عثمانیہ بھکر

ختم نبوت کے شہر چیچہ وطنی میں چوتھی سالانہ کانفرنس

چیچہ وطنی جی ٹی روڈ ملتان لاہور کے عین وسط میں ضلع ساہیوال کی تحصیل ہے' بفضل خدا مذہبی سرگرمیوں سے اس شہر کی گہری وابستگی

ہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ میں اہالیان چیچہ وطنی نے بھرپور نمائندگی کی۔

شہر کے مرکزی چوک جس کا سابقہ نام فوارہ چوک تھا' ختم نبوت کے ساتھ گہری وابستگی کی بنا پر بلدیہ کی طرف سے منظوری کے بعد ضیاء الحق مرحوم کی مجلس شوریٰ کے ممبر خواجہ محمد صفدر صاحب نے اپنے دست مبارک سے شہدائے ختم نبوت کی تختی نصب فرمائی۔ جس سے اس کا مستقل نام شہدائے ختم نبوت چوک بن گیا۔ علاوہ ازیں چیچہ وطنی شہر کے مختلف چوکوں میں جس طرح بلدیہ نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی کے بورڈ نصب کئے ہیں اسی طرح پروانہ ختم نبوت امیر شریعت چوک بھی ان کے نام سے موسوم ہے جس کا نام بخاری چوک ہے۔ عقیدہ اہلسنّت والجماعت کی مرکزی مسجد جامع میں عرصہ دراز مجلس تحفظ ختم نبوت کے نامور خطیب مولانا عبدالرحمٰن میانوالی رحمۃ اللہ علیہ منصب خطابت پر فائز رہے۔ اسی مرکزی جامع مسجد میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر سینکڑوں کی تعداد میں چرمہائے قربانی مجلس کے لئے جمع ہوتی ہیں۔ ماشاء اللہ حسب سابق اس سال بھی مذکورہ بالا جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہ کانفرنس مورخہ ۱۵ نومبر بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ضلع ساہیوال کے علاوہ ضلع وہاڑی' ضلع خانیوال' ضلع پاکپتن' اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے کافی تعداد میں ختم نبوت کے پروانے شریک ہوئے۔ ماشاء اللہ اس سال گزشتہ سالوں سے حاضری کافی زیادہ تھی۔ سامعین نے تمام بیانات میں دلچسپی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے رات ڈیڑھ بجے تک برضاء و خوشی بیانات سنے۔

امیر مرکزیہ قبلہ حضرت مولانا خان محمد صاحب نے صدارت فرمائی' جماعت کی نمائندگی حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ مولانا اللہ وسایا نے بالتفصیل دور حاضر میں قادیانیت کے مذموم عزائم اور حکومت کی مرزائیت نوازی سے عوام کو باخبر کیا۔ جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے صوبہ پنجاب کی نمائندگی فرمائی۔ مرکز کی طرف سے حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے خطاب فرمایا۔ مولانا حیدری نے پاکستان اور بین الاقوامی سطح پر قادیانیت کے عیسائی یہودی گٹھ جوڑ سے پردہ اٹھایا۔ اس کے ساتھ ساتھ جمعیت علماء اسلام کی طرف سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ حرکۃ الانصار کے دو کمانڈروں نے بھی نمائندگی کی۔ شاعر ابن شاعر شاعر انقلاب سید سلمان گیلانی نے اپنے منظوم کلام میں علماء دیوبند کا بخوبی تعارف کرایا۔ علاقہ ساہیوال کے مقامی معروف پنجابی شاعر جناب شریف ماہی صاحب نے پنجابی میں منظوم کلام پیش فرما کر مجمع کو خوب محظوظ کیا۔ رات بارہ بجے سے لیکر ڈیڑھ بجے تک یادگار دین پوری سرمایہ اہل سنت والجماعت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب نے واقعہ معراج اور سیرت کے دیگر پہلوؤں سے ختم نبوت کے مدلل ثبوت پیش فرمائے علاوہ ازیں پندرہ قراردادیں پاس کی گئیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے انتخابات

سرپرست : حضرت مولانا مفتی شمس الدین صاحب مہتمم جامعہ مفتاح العلوم حیدر آباد' حضرت مولانا مفتی محمد وجیہہ صاحب مہتمم مظاہر العلوم حیدر آباد' حضرت مولانا قاری منظور الحق صاحب خطیب فاروقیہ مسجد لطیف آباد نمبر ۷

امیر : مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی

ناظم اعلیٰ : مولانا رب نواز جلالپوری

ناظم تبلیغ : مولانا جمیل الرحمٰن ندیم

ناظم نشرواشاعت : مولانا قاری احمد بن طیب صدیقی

خازن : جناب محمد اکرم قریشی

اراکین مجلس شوریٰ: مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں' مولانا محمد یعقوب کھوسو' مولانا سیف الاسلام' مولانا محمد حیات صاحب' مولانا تاج محمد ناچوں' مولانا محمد ایوب بندھانی' مولانا عبدالمتین قریشی' مولانا محمد نعیم بروہی' جناب محمد عابد قریشی' مولانا حافظ محمد طاہر' مولانا شمس الدین۔

قادیانیوں کا ہر محاذ پر تعاقب کیا جائے گا' مولانا خدا بخش شجاع آبادی

گزشتہ ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے مولانا عبدالعزیز مبلغ بھاولنگر کی معیت میں ضلع بھاولپور کے مختلف مقامات کا تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا' بھاولنگر' چشتیاں' ہارون آباد' فقیر والی' غلہ منڈی' ڈاہرانوالہ جمعہ کے اجتماع سے مولانا خدا بخش نے ختم نبوت کی اہمیت اور مرزائیوں کی رد میں مفصل بیان کیا۔ یہ علاقہ قادیانیوں کا گڑھ ہے اور جب سے بھاولنگر میں ڈی سی مرزائی آیا ہے' قادیانی اس علاقہ میں تبلیغ کر رہے ہیں مولانا نے کہا کہ قادیانیوں کا ہر محاذ پر تعاقب جاری رکھا جائے گا اور حکومت سے کہا کہ مرزائیوں کو آئین پاکستان اور قانون کا پابند کیا جائے ورنہ غلامان مصطفیٰ قادیانیوں کو اپنی ایمانی طاقت سے خود قانون کا پابند بنائیں گے۔ انہوں نے کہا توہین رسالت کے قانون پر عمل کرایا جائے' مسلمان کسی صورت میں اپنے پیغمبر کی اہانت برداشت نہیں کر سکتے آخر میں مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے چشتیاں' ڈاہرانوالہ جماعت کی رکنیت سازی اور انتخاب کرائے۔

حاجی بلند اختر نظامی کو صدمہ

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی بلند اختر نظامی کے برادر خورد طارق جمشید نظامی ۴۲ سال کی عمر گزشتہ دنوں میں انتقال فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا خدا بخش' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی رحلت پر قلبی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند متعال مرحوم کے گناہوں کو معاف فرماکر انہیں جنت کا داخلہ نصیب فرمائیں' اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

تبصرہ کتب

نام کتاب : مثالی ماں

جمع و ترتیب : علما مدرسہ بیت العلم

ضخامت : ۳۳۵ صفحات

قیمت : ۱۲۵ روپے

ناشر : زم زم پبلشر شاہ زیب سینٹر گوالی لائن نمبر ۳ رتن تلاؤ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہوا کرتی ہے' مستقبل میں بچے کے اچھا یا برا بننے کی بنیاد یہیں سے پڑتی ہے۔ اسی درسگاہ سے بچہ اپنے اندر اطاعت و نافرمانی' اچھے اور برے' نیکی و بدی کے جذبات کو جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اب یہ ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس ڈھنگ پر کرے کہ اولاد کے رگ و ریشہ اور ان کے وجود کے انگ انگ میں دین متین کی روح نظر آئے اور یہ اس وقت ممکن ہوگا جب ماں خود بھی ان صفات کی حامل ہوگی۔

زیر تبصرہ کتاب "مثالی ماں" مسلمان ماؤں کے لئے تربیت اولاد کے سلسلہ میں ایک بہترین تحفہ ہے۔ جس میں بچوں کی صحیح اسلامی اصولوں پر تربیت کرنے' ان کو کامل مسلمان بنانے کی ایسی تدبیریں درج ہیں جن پر عمل کرا کر آج کے بچوں کو مستقبل کا نہایت ہی قیمتی انسان بنایا جاسکتا ہے' کیونکہ کتاب ہذا میں ایک مسلمان ماں کے لئے حاملہ ہونے سے' بچے کی ولادت اور اس کے دودھ پینے کے ایام سے اس کی تعلیم و تربیت کے تمام اصول اور گر قرآن و سنت کی روشنی میں نہایت ہی آسان تحریر میں بیان کردیئے گئے ہیں' جن سے ہر مسلمان ماں اس موضوع پر انتہائی مستفیض ہو سکتی ہے' تربیت اولاد کے سلسلہ میں یہ کتاب ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کتاب کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس کے مرتبین اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور مسلمانوں کی رہنمائی و ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

○

نام کتاب : راہ نجات

مصنف : **مولانا قاری شریف احمد**
(خطیب جامع مسجد سٹی اسٹیشن کراچی)

ضخامت : ۴۱۱ صفحات

قیمت : ۱۲۰ روپے

ناشر : مکتبہ رشیدیہ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

زیر تبصرہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے

حصہ اول موت سے قبل کے حالات و واقعات مثلاً" بیمار کی عیادت' اس کا اجر و ثواب' بیمار کے پاس پڑھنے کی دعائیں' توبہ اور اس کی قبولیت کا وقت' موت کے بارے میں آیات قرآنی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم' موت کی تمنا کرنا' موت کے وقت کے بہت سارے سبق آموز واقعات' سکرات موت' موت کی شدت اور اس کی تکلیف وغیرہ۔

حصہ دوم میں موت کے وقت کے حالات و واقعات' مثلاً" غسل میت وغیرہ کے تمام ضروری احکامات و ہدایات' میت کے کفن وغیرہ کے تمام ضروری مسائل' نماز جنازہ کے ضروری مسائل اور دعائیں' دفن کے تمام احکامات' ایصال ثواب کا مسنون طریقہ' مرنے کے بعد کام آنے والی چیزیں' زیارت قبول جیسے بے شمار مسائل کا بیان ہے۔ اور حصہ سوم میں قبر کے تمام حالات' عذاب قبر کا بیان قرآن و سنت کی روشنی میں' عذاب قبر کے مشاہدہ کے بے شمار واقعات' عذاب قبر سے محفوظ رہنے والے خوش نصیب انسانوں کے واقعات' عذاب قبر سے نجات دلانے والی قرآنی سورتیں' قبر میں سوال و جواب' روح کا بیان' قبر کی زندگی کے سبق آموز واقعات' زمانہ حال میں اموات پر گزرنے والے چند واقعات' والدین کی اطاعت اور نافرمانی کا قبر کی زندگی پر اثر' موت کے بعد پیش آنے والے اس قسم کے حالات و واقعات کا قرآن و سنت کی روشنی میں ایسے بیان کیا گیا ہے جن کو پڑھ کر خواب غفلت میں سویا ہوا انسان بیدار ہوجائے گا۔ اور دنیا کی زندگی کو کھیل نہ سمجھتے ہوئے اس میں سفر آخرت کی مکمل تیاری کے ساتھ موت کا منتظر نظر آئے گا' کتاب مذکورہ اپنے موضوع پر معلومات کا ایک خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔ (آمین)

رمضان المبارک

بحمد للہ زہے قسمت کہ پھر ماہ صیام آیا
ہزاروں رحمتوں کا ماہ نو لیکر پیام آیا

جدھر دیکھو ادھر انبار ہیں انواع نعمت کے
جدھر جاؤ ادھر انوار ہیں اقسام رحمت کے

مقفل ہوگئی دوزخ مقید ہوگیا شیطاں
سجایا جارہا ہے ازسر نو روضہ رضواں

یہ کس کے واسطے تزئین روئے فرش ہوئی ہے
تعالی اللہ یہ رحمت امت احمد پہ ہوئی ہے

جزا روزے کی روز جزا حیران کردے گی
تصور جس کا ناممکن ہے وہ دولت عطا ہوگی

مگر ترک خورش کا نام روزہ تو نہیں ہوتا
تمام اجزائے جسمانی کا ہونا چاہئے روزہ

ہمیں افسوس ہے ایسوں پہ جو روزہ نہیں رکھتے
خدا کی بے بہا نعمت سے دامن پر نہیں کرتے

گلی کوچوں میں بازاروں میں یہ نظارہ دیکھا ہے
کہ اک پردہ کے پیچھے شکم دوزخ گرم ہوتا ہے

خدا توفیق بخشے تاکہ اس کی عظمتیں سمجھیں
مبادا روز محشر اپنی کوتاہی پہ پچھتائیں

یہ امت وہ ہے جس پر انبیاء نے رشک فرمایا
ذرا سوچو کہ "کنتم خیر امۃ" کس نے فرمایا

الہی اس شرف کی روز محشر لاج رکھ لینا
ہماری عیب پوشی رحمتوں سے اپنی کرلینا

خداوند ہمیں راہ ہدایت اور عظمت دے
بلندی میں کم از کم اوج سدرۃ تک تو پہنچا دے

قاری) محی الدین احمد

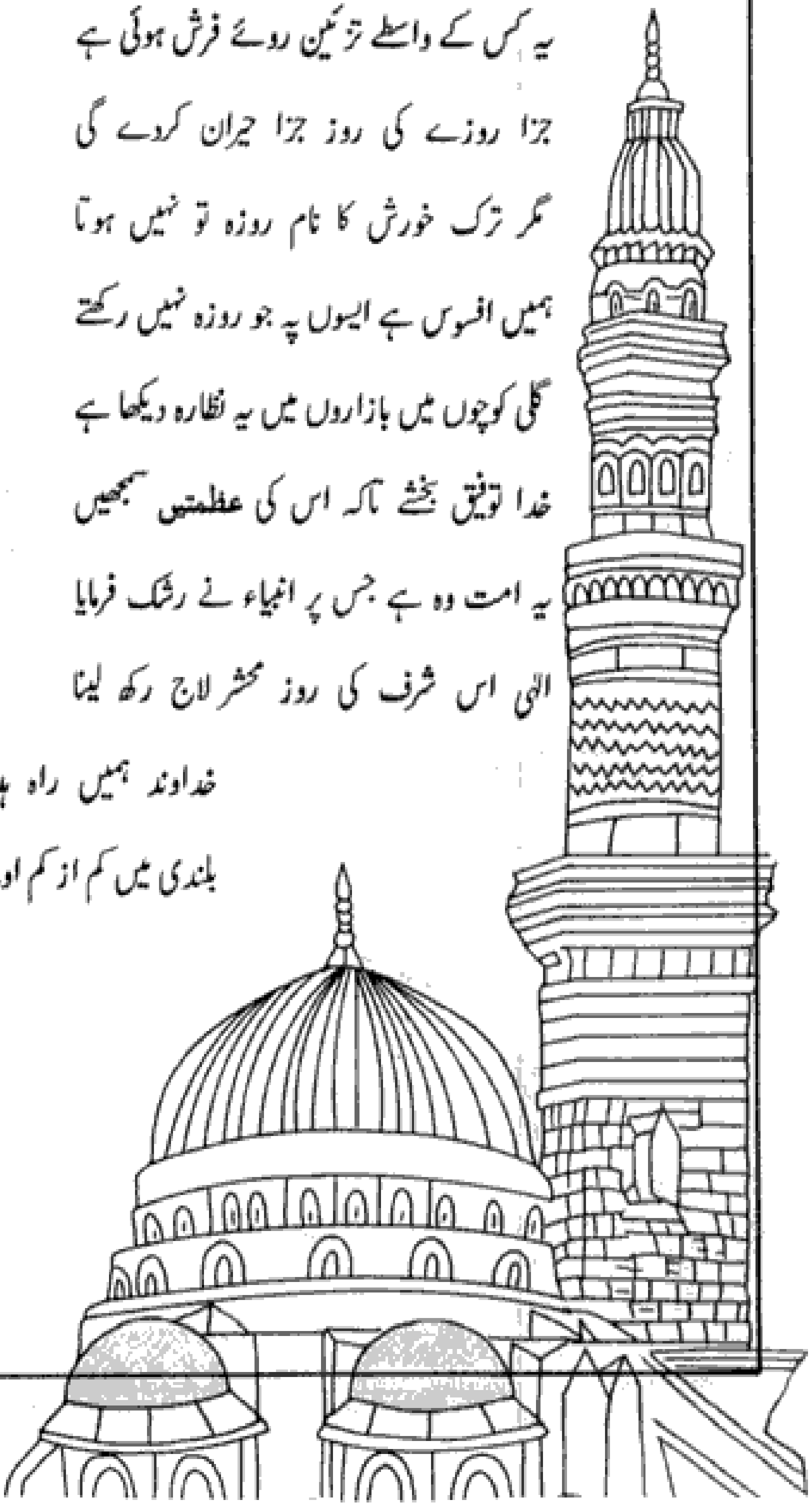

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 583486-514122 فیکس: 542277

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں

فون: 7780337 فیکس: 7780340

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں